صلوا کما رأیتمونی اصلی (بخاری)
صلوٰۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
مؤلف
مولانا سید مکرم شاہ
پسندفرمودہ
مولانا شفیق الرحمٰن (ایبٹ آباد)
مکتبہ عشرہ مبشرہ

نام کتاب ____ صلوٰۃ الرسولﷺ

مؤلف ____ مولانا سید مکرم شاہ

اشاعت ____ اکتوبر ۲۰۱۲ء

باہتمام ____ حافظ محمد سلیم سیف اللہ

قیمت ____

ملنے کے پتے

المحتویات

انتساب

اس شخصیت کے نام جن کی دعاوں، محنتوں اور شفقتوں سے بندہ اس قابل ہوا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا صاحبزادہ
سعید یوسف صاحب دامت برکاتہم
رئیس دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر

میں ہوں اے تسلیم شاگردِ نسیمِ دہلوی
مجھ کو طرزِ شاعرانِ لکھنو سے کیا غرض

کلمات تبریک خطیب ہزارہ حضرت مولانا شفیق الرحمان قریشی صاحب

رئیس مدرسہ مدنیہ اسحاقیہ و جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوٰۃالرسول کے عنوان سے محترم مولانا سیّد مکرم شاہ صاحب نے جو مجموعہ پیش کیا ہے یہ معنون عنوان کی صحیح تعبیر ہے اور یہ مجموعہ مختصر اور قران وحدیث کے دلائل سے مدلل ہے اور یہ ان لوگوں کے ہاتھوں تک بآسانی پہنچ کر ہدایت کا باعث بن سکتا ہے جو لاعلمی کی وجہ سے احناف حضرات کی نماز کو چیلنج کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کواس جھوٹ سے بچائے اور کتاب کو قبول فرما کر مولف کے لئے صدقہ جاریہ اور عوام النّاس کے لئے علم وعمل کا ذریعہ بنائے۔ اٰمین۔

[مولانا] شفیق الرحمان (صاحب) ایبٹ آباد 21 جولائی 2011ء

تقریظ مولانا مفتی شوکت علی قاسمی صاحب

رئیس ادارہ فرقان صوابی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز دین اسلام کی اہم ترین عبادت ہے، مگر سوئے قسمت سے آج بعض روایات کے ساتھ تصویر کے ایک رُخ کا معاملہ کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کئے جاتے ہیں کہ احناف کی نماز سنت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خلاف ہے، بلکہ بعض کو تو اتنا غلو کرتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے کہ احناف کی نماز ہی نہیں ہوتی ،لاحول ولاقوۃ الا باللہ کتنی بڑی جسارت ہے کہ ربع مسکون کے مسلمانوں کی اکثریت جس نماز پر سینکڑوں سالوں سے تعامل کرتی چلی آرہی ہے،آج کے کرم فرماوں کے نزدیک وہ سرے سے درست نماز ہی نہیں ہے۔

کوئی تحریر لکھ کرار دو کتب کی فہرست میں ایک اور نام کا اضافہ کرنا کوئی اتنا بڑا کارنامہ نہیں ہوتا، مشکل اور کرنے کا کام یہ ہوتا ہے کہ کوئی کتاب کسی ضرورت کے تحت لکھی جائے اور اس کی بحث

اپنے موضوع تک ہی محدود رہے، بے شک وہ کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو، زیر نظر رسالہ "**صلوٰۃ الرسول**" اسی تحقیقی سلسلے کی کڑی ہے جسے محترم مولانا سید مکرم شاہ صاحب مدظلہ نے اسی فلسفہ تحریر کو مد نظر رکھ کر تالیف فرمائی ہے،ہم مسلمان جو نماز پڑھتے ہیں اس کا ہر رکن کو احادیث کی روشنی میں بالکل واضح الفاظ میں پیش کیا ہے ،مولانا نے اس مختصر رسالہ میں جس جامعیت کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز پیش کی ہے وہ مسلمانوں کے لئے بالعموم اور ان لوگوں کے لئے جنہیں احناف کی نماز خلافِ سنتِ رسول نظر آتی ہے، بالخصوص نہ بھلادینے والا ایک ایسا سبق ہے ،جن کے نقوش ان کے قلب ودماغ پر تاحیات ثبت رہیں گے۔

کتاب میں نماز کے فضائل، حکمتیں اور دیگر معارف کا تذکرہ کرکے ایک طرف آج کے غافل مسلمانوں کے دلوں کو جگانے کی کوشش کی گئی ہے تو دوسری طرف ان لوگوں کے لئے سکون واطمینان کا بھاری سامان بھی پایا جاتا ہے، جو غیروں کے پروپیگنڈوں اور وسوسوں کے نشانے میں آکر مضطرب الحال ہوگئے ہیں،اس کتاب

کے مطالعہ سے ان شاء اللہ ایسے لوگوں کے قلوب یہ گواہی دینے پر مجبور ہو جائیں گے کہ احناف جو نماز پڑھتے ہیں، وہ الحمد للہ سو فیصد وہی نماز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔
رسالہ کا اسلوب ومنہج مولف کے تحقیقی ذوق کی غمازی کرتا ہے ، جس میں طول لاطائل ابحاث اور اختلاف رکھنے والے حضرات کے بارے میں غیر علمی اور نامناسب تنقید سے بالکلیہ اجتناب کیا گیا ہے جو کہ ایک منصف مزاج محقق اور خداترس ناقد کے بنیادی اوصاف میں شامل ہیں، اختلاف اور تعصب کے اس دور میں ایسا اسلوب اختیار کرنا صد بار لائق ستائش ہے، اللہ کریم سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب کی یہ سعی قبول فرما کر اہل اسلام کے لئے مشعل راہ بنادے اور تصنیف وتالیف کے میدان میں دین حق کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

احقر شوکت علی قاسمی 17/5/2011 ء

تقریظ استاد محترم مولانا حبیب اللہ نعمانی دامت برکاتہم

حامداًوَّمصلیاًوَّمُسلماً

الحمد للہ کہ کم علمی و عملی کے اس دور پُر شرور میں بھی اللہ کے کچھ نیک بندے ایسے بھی ہیں جو کہ دین اسلام کے شجر طیبہ کی آبیاری میں شاغل وشاغف ہیں۔ کوئی لسانی طاقت استعمال کرتا ہے تو کوئی زور قلم آزمارہا ہے، کوئی جان کی بازی لگاتا ہے تو کوئی مال لُٹا رہا ہے غرضیکہ ہر نوع محنت و کوشش جاری وساری ہے مقصد ہر شخص کا اشاعتِ دینِ متین بالیقین ہے انہی میں سے ایک فردِ فرید خطیب لبیب محترم سید مکرم شاہ ہے جنہوں نے اس شجرہ طیبہ کے چند پھول پتیوں کو یکجا کرکے ایک گلدستہ تیار کیا ہے، رب العزت سے ملتجی ہوں کہ اس کی مہک سے پورا گلستان معطر ہو جائے ، مستفید اس سے ہر بشر ہو جائے اور مولف عارف کے لئے یہ مفید بروز محشر بن جائے۔ اٰمین یارب العٰلمین۔

حررہ حبیب اللہ نعمانی عفاعنہ الغنی، جامعہ اسلامیہ آلائی بنہ،

33/3/12ھ

تقریظ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

مسوول وفاق المدارس العربیۃ ایبٹ آباد پاکستان

مہتمم مدرسۃ العلوم الصّدّیقیۃ میاں دی سیری ایبٹ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؒ

نبی کریم صلی اللہ علی وسلم کاارشاد مبارک ہے ! کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے اور اگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔[1]

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا ''الصّلوۃ عماد الدّین'' نماز دین کاستون ہے۔[2]

دین اسلام کی عمارت اسی وقت پر شکوہ ہو گی جب یہ ستون دل کُشا ہو گا، نماز دین کااہم فریضہ ہے اور پُر اثر عبادت ہے، ربّ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی اور مانگنے کاذریعہ بھی ہے۔

---

[1] طبرانی، ترغیب 1،245

[2] جامع صغیر 2،120

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "**جعل قرّۃ عینی فی الصّلوٰۃ**" میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔[3]

محبوب دو جہاں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک وہی نماز ہو گی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقے کے مطابق ادا کی جائی گی۔

زیر نظر کتاب "صلوٰۃ الرسول" کے جلّی عنوان سے فاضل مولف حضرت مولانا سیّد مکرم شاہ صاحب زید علمہ وشرفہ نے تالیف فرمائی ہے، بندہ نے مطالعہ کیا اور عامّۃ المسلمین کے لئے بے حد مفید پایا یہ کتاب اپنے موضوع پر مفید، کارآمد اور تحقیقی کتاب ہے بہترین انداز، شائستہ اسلوب اور عام فہم انداز میں لکھی گئی ہے اس کتاب میں بعض نمایاں خصوصیات ہیں۔

1: تکبیر تحریمہ سے سلام تک کی نماز کا طریقہ احادیث نبویہ سے ثابت کیا ہے۔

2: فقہائے احناف کی کتب میں جو نماز کا طریقہ لکھا گیا تھا اسکا احادیث نبویہ سے استدلال کرکے اہم اور نمایاں کام انجام دیا۔

---

[3] نسائی رقم 3391

3: تمام احادیث کو باحوالہ لکھا گیا۔

4: تمام کُتب کے مراجع ومصادر لکھے گئے

4: مراجع ومصادر مکتبہ اور نئ اشاعت تک کو لکھا تاکہ حوالہ تلاش کرنے میں مشکل پیش نہ آئے

6: ہر رکن نماز کے لئے عنوان قائم کیا گیا۔

بندہ کی رائے یہ ہے کہ یہ کتاب ہر گھر کی زینت ہونی چاہیئے تاکہ اہل ایمان کا ہر ہر فرد اس کتاب کی روشنی میں اپنی نمازیں درست طریقے سے ادا کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ فاضل مولف کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔

حبیب الرحمٰن صاحب مسوول وفاق المدارس العربیہ ایبٹ آباد پاکستان

کلمات تحسین مولانا مصباح الدّین صاحب

زمانہ حال میں دین سے جتنی بے توجہی برتی جارہی ہے وہ محتاج بیان نہیں حتیٰ کہ نماز جو بالاتفاق اہم فریضہ ہے، تمام فرائض پر مقدم ہے، راس العبادات ہے اور روز قیامت سب سے پہلا سوال بھی اسی اہم عبادت کے بارے میں ہوگا۔

اس کے حوالے سے بھی مسلمان نہایت غفلت کا شکار ہیں حالانکہ تمام انبیاء کرام علیھم السلام کی شریعتوں میں نماز کا حکم دیا گیا ہے اگر چہ طریقہ ادائیگی میں فرق ضرور ہے لیکن نفس نماز کا حکم ہر شریعت میں رہا ہے۔

نماز کی اتنی تاکید کی گئی ہے کہ صرف قرآن کریم میں صراحتاً 109 مقامات میں نماز کا ذکر ہے اور اشارۃً وکنایۃً 700 کے قریب مقامات میں نماز کا ذکر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثاروں کو دیکھئے کہ وہ نماز کا کس قدر اہتمام کرتے تھے اس لئے کہ ان کے سینوں میں ایمان راسخ ہو چکا تھا چنانچہ فرمایا "كانوا قليلاً من الليل ما يهجعون"حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں "كانوا

یتبایعون ولا یدعون الصلوٰۃ المکتوبۃ فی الجماعۃ
"خوش نصیب ہے وہ کہ جو ہر وقت اللہ کی محبت میں سرشار رہتے ہیں۔

ہم رات کو رویا کرتے ہیں جب سارا عالم سوتا ہے ۔
ایک ٹیس جگر میں اُٹھتی ہے ایک درد سا دِل میں ہوتا ہے۔

اسی نماز کے متعلق ہمارے انتہائی مخدوم ومکرم بھائی حضرت مولانا سید مکرم شاہ صاحب (مدیر جامعۃ الحسنین) نے ایک مختصر مگر جامع کتاب بنامِ "صلوٰۃ الرسول" مرتب فرمائی جس میں ہر مسئلے کو قرآن وحدیث اور اٰثار صحابہ رضی اللہ تعالی عنھم سے ثابت کیا۔

دِل سے دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا زید مجدہ کی اس عرق ریزی اور محنت کو قبولیّتِ کاملہ اور نافعیّتِ عامہ سے نوازے اور مزید ایسی خدمات کی توفیق نصیب فرمائے۔

مولانا مصباح الدین صاحب خطیب فاروقیہ مسجد بانڈہ بازدار

تقریظ شیخ التفسیر والحدیث مولانا نذیر احمد زئی الخراسانی

خطیب جامع مسجد امیر حمزہ پوسٹ گریجویٹ کالج ایبٹ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی بعث امام الانبیاءعلیہ السلام واٰلہ وصحبہ وسلّم۔الی النّاس لیکون ھادیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیراً۔ثم الھم الصّحابۃ والتّابعین والفقھاءالمجتھدین ان یحفظوا سرّ نبیھم طبقۃ(بعد طبقۃ)الیٰ ان یوذن الدنیا ءبانقضاءلیتم نعمۃ وکان علیٰ کل شیءقدیر،واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان سیدنا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ اجمعین امّا بعد۔۔۔۔

قرآن کریم اللہ جلّ جلالہ کا آخری اَبدی قانون ہے اور اس قانون کی شرح خاتم الانبیا کے احادیث صحیحہ ہیں اور احادیث صحیحہ کی توضیح اثار صحابہ رضی اللہ عنھم ہیں اور اس نصاب کی تنظیم ائمہ مجتہدین کے کتبِ ظاہر الروایہ ہیں (یعنی الجامع الصغیر ،الجامع الکبیر، مبسوط، زیادات، السیر الصغیر،السیر الکبیر للاحناف کثر اللہ جماعتھم)اور(

المدوّنۃ الکبریٰ للمالکیۃ المکرمین)اور(کتاب الام للشوافع الابرار)اور(المغنی لابن قدامۃ (للحنابلۃ الاتقیاء) اس کے بعد ختم نبوّت کے بنیاد پر اُمّت اجابت جو خیر اُمّت ہے اور اس پورے نصاب کی وارث ہے اس اُمّت اجابت کے علماء ربّانیین اس نصاب کے وکلاء ہیں۔(اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں نہیں چھوڑا) پھر ائمہ مجتہدین میں سے ائمہ اربعہ کو ان کے جماعتوں کے ساتھ کما قال مجمع الاسناد الامام شاہ ولی اللہ فی کتابہ عقد الجید والانصاف، کہ دوسری اور پھر چوتھی صدی میں اُمّت اجابت کا اجماع صرف ان مذاہب پر ہوا اور یہی مذاہب اربعہ اس اُمّت اجابت کے سواد اعظم قرار پائے اور اسی پر ہزار سال سے اوپر اُمّت اجابت کی اجتماعیت قائم رہی اوریہی مذاہب اربعہ مدوّن، محرّر، منقّح، تسلسل اور تواتر کے ساتھ ہر دور میں جاری وساری رہے لیکن اس دورانیہ میں ایک افسوسناک حادثہ رونما ہوا کہ یہود ونصاریٰ کو اُمّت اجابت کی یہ اجتماعیّت برداشت نہ ہو سکی تو مستشرقین وجود میں لائے گئے اور ان مستشرقین نے اپنے شاگرد مستغربین (مغرب زدہ) مسلم دنیا میں پیدا کئے ان اساتذہ اور

شاگردوں نے اُمّت اجابت کی اجتماعیّت کو پاش پاش کرنے کے لئے درجہ ذیل کاانجام دئے۔

پہلاکام: نصاب کی سند پر ضرب لگائی اُمّت اجابت اور امام الانبیاءاکے درمیان سندکے بنیاد میں صف اوّل جماعت صحابہ کرام پر طعن کیا گیااور ان شاگردانِ رسول کو (معیار حق)کے منصب سے گرایا گیا۔

اسکے نتیجے میں احادیث صحیحہ جو قرآن کریم کی پہلی شرح ہے اس میں تشکیک پیدا کی گئ اور انکار حدیث کادروازہ کھولا گیا۔

دوسراکام :آثار صحابہ کرام اور اجتہادات جماعت صحابہ کرام کاانکار کیا گیا باوجود اس کے کہ ان صحابہ کرام کا مقام قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں منصوص ہے۔

تیسراکام: خیر القرون کے ائمہ مجتہدین جنہوں نے شریعت الٰہیہ کی تنظیم ، تطبیق اور منصوصات سے غیر منصوصات کا استنباط فرمایاجن کامقام بھی قرآن احادیث اور آثار صحابہ کرام میں مذکور ہے اور ختم نبوت اس کابڑاسبب ہے،ایسی محترم جماعت کو بدنام

کیا گیا اور اُمّت اجابت سے ان کا اعتماد دور کیا گیا حالانکہ یہ جماعت اولوالامر کے لوگوں میں شمار ہے۔

چوتھا کام: قدیماًوحدیثاًمذاہب اربعہ جو سواد اعظم ہیں ان کے محدثین، فقہاء، مفسرین، متکلمین اور صوفیاء.بر حق پر طعن کیا گیا اور عدم اعتماد کا نظریہ دیا گیا اور بعض رجال سواد اعظم کے تفرّدات کے دروازوں سے داخل ہو کر مذاہب اربعہ کی اجتماعیّت کو توڑا۔

اس حادثہ عظیمہ کی وجہ سے دنیائے اسلام میں گھر گھر، مسجد مسجد، گلی گلی اور اقوام میں تفریق وانتشار اور نفرت کی فضاء پیدا کی گئی اور ہر قسم کے فتنے انکار حدیث سے لے کر قادیانیت تک اور رسومات سے لے کر اشتراکات تک اُمّت اس دلدل میں پھنس گئی

اس پر مزید (بارود) کا کام (خارجیّت جدیدہ)کے لیڈروں جو مصر اور برّ صغیر میں پیدا ہوئے انھوں نے اپنی تحریرات اور تنظیمات کی شکل میں کیا یہاں تک کہ جزیرۃ العرب جو ملّت ابراہیم کا مرکز ہے وہاں جب مذاہب اربعہ سواد اعظم کو کمزور کیا گیا اور اس کی جگہ دین اور اسلام کی جدید تشریح و تعبیر کی گئی تو جزیرۃ العرب یہود و نصاریٰ کا جنگی اڈہ بن گیا اور جزیرۃ العرب پر بجائے سواد اعظم کے

مستشرقین، مستغربین ،رافضیّت جدیدہ اور خارجیّت جدیدہ کا قبضہ ہوااور ہر ڈاکٹر اپنی ڈاکٹریّت کے فتنے میں ضال اور مضل بنا اعاظم شعائر اللہ اور شعائر اللہ کی توہین کی گئی اور پورے دین اسلام کے ارکان میں تشکیک پیدا کی یہاں تک کہ امُّ العبادات نماز میں بھی تشکیک پیدا کی گئی کہ موجودہ نماز جو چودہ سو سال سے آرہی ہے درست نہیں، سنت کے مطابق نہیں، وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ایک آلِ رسول کو جس نے مذاہب اربعہ سواد اعظم کی نمائندگی کرتے ہوئے صلوۃالرسول لکھی تاکہ اُمّت اجابت کو شکّاکان کی اس تشکیک کے جال سے نکالیں اور اُمّت یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب یقین والی نماز میں تلاش کرسکے اللہ جلّ جلالہ مولانا سیّد مکرم شاہ صاحب کو اپنی کتاب صلوۃ الرسول کا صحیح ترجمان بنائے اور جزائے خیر سے نوازے۔اٰمین۔

احمد زئی الخراسانی ایبٹ آباد ہزارہ

14ربیع الثانی1433ھ بمطابق2012

اعتذار

باسمہ تعالیٰ

بندہ (مولف) کو اس بات کا پورا احساس ہے کہ بندہ فن تصنیف کی اہلیت نہیں رکھتا لہٰذا قارئین سے مودبانہ گزارش ہے کہ "خُذ ما صَفیٰ دَع ما کَدَر" پر عمل کرتے ہوئے دعائے خیر سے نوازیں اور اگر اس تالیف میں کوئی خیر کی بات دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ تالیف کو شرف قبولیّت سے نوازے اور بندہ کے والدین واساتذہ اور جو احباب اس کار خیر میں معاون ثابت ہوئے ان سب کے لئے بخشش کا ذریعہ بنائے۔ اٰمین۔

بندہ عاجز سید مکرم شاہ غفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

الحمد للہ خلق الانسان فی احسن تقویم وفضّلہ علیٰ کثیر من خلقہ بالعقل والبیان،ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له شھادة سالمةً من غوائل الشك ،خالصة من شبہ الباطل والافك ،ونشھد ان محمداً عبدہ الشریف ،ورسولہ المنیف،وامینہ الذی کان عدلاً لا یحیف ،ارسلہ بالرافة والرحمة ،وایدہ بالثبات والعصمة،وکشف بہ غیابة الغمة ،فھو خیر نبی بعث الیٰ خیر امة،ونصلی ونسلم علیٰ سیدنا ومولانا محمد افصح الفصحاء وامام الخطباء وعلیٰ اٰلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ العاملین المخلصین،صلوٰة یبلغھم بھا نھایة المراد والھمة ،ویبض بھا وجوہ اولیا ئھم یوم القتر والظلمة،وسلّم تسلیما کثیراً کثیرا ۔ اما بعد

مخبر صادق ﷺ فرما گئے "نماز دین کا ستون ہے" پر ان کے نام لیوا کیوں اس ستون کی حفاظت نہیں کرتے؟

کھلی آنکھوں بِنائے دین کے انہدام کا وبال دیکھ رہے ہیں تب بھی تساہل سے باز نہیں آتے آخر کیوں؟

ربّ ذوالجلال کے قرب کی سہل ترین راہ چھوڑے یہودیوں کی طرح صحرائے سینا میں اپنی ناقص عقلوں کے گھوڑے کیوں دوڑائے جارہے ہیں؟

کائنات کا مالک صاف اعلان فرما رہا ہے کہ میرے بندو! میں تمھاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں پھر رزق کی تنگی ،بدنامی اور اجتماعی زبوں حالی سے چھٹکارے کے لئے اس کریم رب کو کیوں نہیں پکارا جارہا؟

چودہ سو سال قبل جو نسخہ اکسیر عطا کیا گیا تھا اس سے رو گردانی کیوں برتی جارہی ہے؟

دُکھ تو بہت ہے سینوں میں اُمت کی مظلومیت کا ،معاشی تنگی کا ،بدنامی و عریانیت کے سیلاب کا جسے دیکھو کئی کئی گھنٹے فاضلانہ تقریر جھاڑنے کو تیار بیٹھا ہے اور درجن بھر نسخے بھی فی سبیل اللہ بانٹے جاتا ہے مگر کسی ایک کو بھی توفیق نہیں کہ ان دُکھوں کا حقیقی مداوا اس مظلوم اُمت کو یاد دلا دے ،بتلا دے اس اُمت کو کہ تم پر یہ

دنیاوی آفتیں ، بلائیں تمھارے اپنے کرتوتوں کی بدولت نازل ہوئی ہیں۔

سر سے پاؤں تک جو اُمت اپنے پیارے کریم مالک کی نافرمانی میں مبتلا ہو اس پر مَن وسَلویٰ اُترنے سے تو رہے ہاں ! بیماریاں اُتریں گی تنگ دستی اُترے گی بدنامی کی خون چوسے گی اور ایسی ایسی مصیبتیں نازل ہو گی اور ہو رہی ہیں جن کا تصور بھی محال اور ان کی تاب لانے کی ہمت بھی ندارد !

تعجب کی بات ہے کہ رب کریم نے واضح واضح علاج کی نشاندہی بھی فرمادی خود اپنے کلام مجید میں بھی اور کائنات کے صادق ترین انسان اپنی محبوب حضرت محمد ﷺ کی زبانی بھی کہ جب تک تو میری تابعداری کرتے رہو گے فلاح میں رہو گے امن وسلامتی تمھارے قدموں میں رہے گی ہاں جب تم نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤ گے سود کے ذریعے مجھ سے جنگ کرو گے بے پردگی اور زنا میں مبتلا ہو جاؤ گے تو تُم پر آفتیں نازل ہو جائیں گی پھر بھی میرے بندو مایوس مت ہونا واپس میری درگاہ پر لوٹ آنا میرے سامنے ایک سجدہ اور ندامت کا ایک آنسو بہادینا میں تم پر کشادگی کر دوں گا۔

پر شرط یہی ہے کہ حق عبودیّت ادا کرتے رہنا،ایسے کریم و شفیق رب کا حق عبودیّت نماز جیسی عبادت میں ہی ادا ہو سکتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے فرمانِ بابرکت کے بموجب جب نماز دین کا ستون ہے آج اُمت مسلمہ اجتماعی طور پر جہاں اور نافرمانیوں میں مبتلا ہے وہاں نماز جیسی اہم ترین عبادت میں تساہل کا شکار بھی ہیں قیامت میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں باز پرس ہو گی لیکن ہم اپنے ارد گرد دیکھنے کے ساتھ ساتھ خود اپنی زندگی پر غور کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ ہم میں سے کتنے نمازی ہیں اور کتنے بے نمازی!

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے لکھا ہے کہ آج کے دور میں تین قسم کے لوگ ہیں۔

1: جو بالکل نماز نہیں پڑھتے۔

2: جو پڑھتے ہیں مگر جماعت اور مسجد کا اہتمام نہیں کرتے۔

3: جماعت کا اہتمام کرتے ہیں مگر ان کی نماز میں خشوع و خضوع نہیں۔

حقیقت حال یہی ہے تب ہی تو آفات ٹلنے کا نام نہیں لیتے حالانکہ آقاء مدنیﷺ نے جتنی تاکید نماز کے بارے میں فرمائی ہے شاید ہی کسی عمل کے بارے میں اس قدر فرمائی ہو آپﷺ رحلت کے وقت بھی "الصّلوٰۃ الصّلوٰۃ" فرما کر اُمت کو اس کی اہمیت بتلا گئے مگر صد افسوس آج اس مہتم بالشان عمل میں کوتاہی کا جو عالم ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اگلی سطروں میں احادیث اور پھر خود آقائے مدنیﷺ کی نماز کی کیفیت اور نماز کا طریقہ ذکر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ بشمول راقم سب مسلمانوں کو سچا پکا نمازی بنائے اور امت مسلمہ کے حال پر رحم فرما کر ان آفات اور بلیات سے چھٹکارا عطا فرمائے جن میں ہم مبتلا ہیں۔ اٰمین۔

ہمارے اکابر رحمھم اللہ کے قبروں پر اللہ کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے انھوں نے نماز کے موضوع پر مسائل، فضائل اور دلائل کے حوالے سے سیر حاصل ابحاث فرمائے ہیں اور متعدد تصنیفات فرما کر کتاب وسنت کی روشنی میں اس موضوع کو روز روشن کی طرح عیاں کیا ہے۔

زیر نظر رسالہ میں "نماز حنفی" کے ہر ہر رکن کو احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اپنے دربار عالیہ میں قبول فرما کر ذریعہ نجات بنا دے۔

سید مکرم شاہ غفرلہ
مدیر جامعۃالحسنین بانڈی برسین حویلیاں ایبٹ آباد
E-mail:hisufi2009@gmail.com

نماز

آج کے پر فتن دور میں انسان ہر طرف سے مسائل میں گھرا ہوا ہے، پریشانیوں نے اسے خوب پریشان کر رکھا ہے، اسے سارا جہان مسائلستان نظر آتا ہے، حالت یہ ہو گئی ہے کہ کھڑا نماز کی حالت میں ہوتا ہے مگر گھریلو پریشانیوں کی گتھیاں سلجھا رہا ہوتا ہے کبھی کاروباری معاملات میں ڈوبا ہوتا ہے اور کبھی نفسانی ،شیطانی شہوانی، تقاضوں کے دریا میں غوطے لگا رہا ہوتا ہے، نماز کی رکعتیں بھول جانا، التحیات میں سورۃ فاتحہ پڑھنا اور قیام میں سورۃ بھول جانا عام سی بیماری بن گئی ہے، حدیث پاک میں قرب قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی ہو گی مگر ان کے دل اللہ کی یاد سے خالی ہوں گے۔

ایک مسجد میں امام صاحب کو نماز کی رکعتوں میں مغالطہ لگا، سلام پھیر کر مقتدی حضرات سے پوچھا کہ میں نے پوری رکعتیں پڑھی ہیں یا کم پڑھی ہیں، پوری مسجد میں ایک بھی نمازی ایسا نہ تھا جو یقینِ محکم اور صمیم قلب سے کہتا کہ ہم نے اتنی رکعتیں پڑھی

ہیں۔ اسی طرح کی نمازوں کے متعلق حدیث پاک میں وارد ہوا ہے کہ وہ نمازی کے منہ پر واپس مار دی جاتی ہیں۔

کتنے غم کی بات ہے کہ ایک شخص نے وقت بھی فارغ کیا، نماز بھی پڑھی مگر اُٹھک بیٹھک کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا، مسجد میں نماز تو سب پڑھتے ہیں مگر ہر شخص کو اس کے خشوع و خضوع کے مطابق اجر ملتا ہے، سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ ایک من سونا ہو، لوہا ہو یا مٹی ہو، وزن میں تو سب برابر مگر قیمت سب کی اپنی اپنی۔

اللہ والوں کی نماز پر اگر سونے کا بھاو لگتا ہے تو عام صالحین کی نماز پر لوہے کا بھاو لگتا ہے جبکہ غافلین کی نماز کو مٹی کے بھاو بھی قبول کر لے تو غنیمت ہے۔

علامہ اقبال نے خوب کہا ہے۔

میں جو سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

سوچنے کی بات ہے کہ دنیا کی محبت میں گرفتار عاشق نامراد تو فانی چیزوں کے عشق میں اس حد تک گرفتار ہو جاتا ہے کہ ہر وقت انہی کے خیالوں میں کھویا رہتا ہے اور انکے حصول کی تمنا دل میں لئے

نہ جانے کیا کیا منصوبے بناتا رہتا ہے، وہ اپنے مطلوب کو پانے کے لئے اپنا سب کچھ لٹا دیتا ہے اور کبھی اپنی جان مال اور عزت و ناموس تک برباد کر لیتا ہے، اور ہم کیسے اللہ تعالیٰ کے نام لیوا اور عاشق صادق ہیں کہ عین نماز میں جب کہ ہم انکی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اس وقت بھی انکی یاد دل میں نہیں ہوتی، معلوم ہوا کہ ہم اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔اسی لئے ہماری نمازیں بے روح و بے لذت ہیں۔

سلف صالحین نے نماز کی حضوری حاصل کرنے کیلئے محنت کی انہیں اسی دنیا میں اپنی مراد مل گئی۔

نماز کیا ہے؟

نماز کیا ہے؟ مخلوق کا اپنے دل، زبان اور ہاتھ پاوں سے اپنے خالق کے سامنے بندگی اور عبودیت کا اظہار، اس رحمان ورحیم کی یاد اور اسکے بے انتہا احسانات کا شکریہ۔

یہ حُسن ازل کی حمد و ثناء اور اس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار۔

یہ اپنے محبوب سے مہجور روح کا خطاب ہے۔

یہ اپنے آقا کے حضور میں جسم و جاں کی بندگی ہے۔

یہ ہمارے اندرونی احساسات کا عرض و نیاز ہے۔

یہ ہماری دل کی ساز کا فطری ترانہ ہے۔

یہ خالق و مخلوق کے درمیان تعلق کی گرہ اور وابستگی کا شیرازہ ہے۔

یہ بے قرار روح کی تسکین، مضطرب قلب کی تشفی اور مایوس دل کی آس ہے۔

یہ فطرت کی آرزو ہے یہ حساس اور اثر پذیر طبیعت کی اندرونی پکار ہے۔

یہ زندگی کا حاصل ہستی کا خلاصہ ہے۔

نماز اولیاء کرامؒ کی نظر میں

شیخ عبدالواحدؒ کے سامنے تذکرہ ہوا کہ جنت میں نماز نہیں ہو گی تو رو پڑے۔

کسی نے پوچھا کہ حضرت کیوں روئے، فرمایا اگر جنت میں نماز نہیں ہو گی تو پھر جنت کا مزہ کیسے آئے گا۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے سامنے کسی نے جنت کے حور و قصور کا تذکرہ کرنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا کہ بھئی اگر قیامت کے دن مجھ پر اللہ تعالی کی نظر رحمت ہو گئی تو میں یہ عرض

کروں گا کہ اللہ: اپنے عرش کے نیچے مصلٰے کی جگہ عنایت فرما دیجئے۔

حضرت مولانا یحیٰ کاندھلویؒ لمبا سجدہ کرتے تھے کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ جب میں سجدے میں ہوتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا اپنا سر محبوب کے قدموں پر رکھ دیا ہے بس پھر سر اٹھانے کو دل ہی نہیں چاہتا۔

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی مجھے کیا خبر تھی سجود کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی کہ میں جھک رہا تھا نماز میں

امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکاتیب میں لکھا ہے۔

"جان لیں کہ دنیا میں نماز کا مرتبہ آخرت میں رویت باری تعالی کے مرتبہ کی مانند ہے" پس جو شخص دنیا میں بغیر وساوس کے نماز ادا کرے گا اسے جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار بغیر حجاب کے ہو گا، اور اگر وساوس کے ساتھ نماز پڑھے گا تو آخرت میں دیدار بھی پردوں کے اندر سے ہو گا۔"

کس قدر حسرت کی بات ہے کہ نماز پر محنت نہ کرنے کی وجہ سے نمازی کو دیدار خداوندی نصیب ہو گا مگر پردوں کے ساتھ۔

اے کاش۔۔۔۔ ہم اپنی نمازوں پر محنت کرتے اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنا سیکھتے تو روز محشر جمال بے نقاب کے دیدار کے مزے پاتے۔

نماز پڑھنے اور قائم کرنے میں فرق

نماز پڑھنے اور قائم کرنے میں بنیادی فرق یہ ہے کہ قرآن حکیم میں صرف نماز پڑھنے کا حکم نہیں ہے بلکہ تاکیداً نماز قائم کرنے کا اصرار ہے کیونکہ اگر صرف نماز پڑھنے کا حکم ہوتا تو زندگی میں ایک آدھ بار نماز کا ادا کر لینا ہی کافی ہوتا جبکہ قرآن حکیم میں متعدد حکمتوں کی بناء پر نماز قائم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اقامت صلوٰۃ کے حکم میں مداومت کا پہلو مضمر ہے جس کا معنی یہ ہے کہ نماز اس طرح ادا کی جائے کہ اسے ترک کرنے کا تصور بھی باقی نہ رہے، قرآن حکیم اسے محافظت علی الصلوٰۃ کا نام دیتا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔**حٰفِظُوا عَلَی الصَّلَوٰتِ**۔[4]

ترجمہ: سب نمازوں کی محافظت کیا کرو۔

---

[4] بقرہ آیت 238

مداومتِ نماز

نماز کی مداومت سے مراد یہ ہے کہ نماز اس طرح پوری زندگی کا مستقل وظیفہ اور شعار بن جائے جس طرح شبانہ روز مصروفیات میں آرام نہ کرنے اور کھانا نہ کھانے کا تصور محال ہے اس طرح ترکِ نماز کا تصور بھی خارج از امکان ہو جائے۔

اقامت صلوٰۃ کا مفہوم

اقامت صلوٰۃ کا مفہوم یہ ہے کہ نماز کو تمام تر ظاہری اور باطنی آداب ملحوظ رکھتے ہوئے ادا کیا جائے اگر صرف ظاہری آداب سے نماز ادا کی جائے اور باطنی آداب مفقود ہوں تو نماز کے مطلوبہ اثرات انسانی زندگی پر مرتب نہیں ہو پائیں گے۔

اقامت صلوٰۃ کا مفہوم یہ بھی ہے کہ پورے معاشرے میں نظام صلوٰۃ نافذ ہو جائے اور اس کے ذریعے ہر شعبہ زندگی کو ایسے ہمہ گیر انقلاب سے آشنا کیا جائے کہ معاشرے کی ہمہ جہت ترقی، اصلاح احوال اور فلاح دارین کے مقاصد پورے ہوتے رہیں۔

نماز کاظاہر و باطن

نبی ﷺ نے نماز کی ظاہری حالت کو درست کرنے سے متعلق فرمایا۔

صلوا کما رایتمونی اصلی۔[5]

ترجمہ: ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

نماز کی باطنی کیفیت درست کرنے سے متعلق فرمایا

ان تعبد اللہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك ۔[6]

ترجمہ: تو اللہ کی عبادت ایسے کر جیسے اسے دیکھ رہا ہے اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو یہ سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ ظاہر و باطن دونوں لحاظ سے نماز کی درستگی ضروری ہے۔

حالت مشاہدہ

ان تعبد اللہ کانك تَرَاہ۔[7]

---

[5] صحیح بخاری

[6] مشکوۃ صفحہ 11 جلد 1 ایضاً مجمع الزوائد و منبع الفوائد للحافظ نور الدین جلد 1 صفحہ 280

[7] صحیح بخاری

یہ کیفیت حالتِ مشاہدہ کہلاتی ہے،جب بندہ محبوب حقیقی کی یاد کو پورے دھیان کے ساتھ ہر وقت اپنے دل میں بسائے رکھے اور اسی کے تصور اور مشاہدہ کے سمندر میں غوطہ زن رہتے ہوئے اپنے آپ کواس کی حضوری میں رکھے،جب دل کے تمام گوشے محبوب کی یاد اور تصور سے معمور ہو جائیں اور نس نس میں وہی سما جائے تو اس کے نتیجے میں وہ ظاہری دنیا میں جو کچھ دیکھے گا سب بے خیالی اور بے دھیانی کی نذر ہو جائے گا جب استغراق کی یہ حالت نصیب ہو جائے تو قلب و ذہن پر پڑے ہوئے پردے اٹھ جاتے ہیں اور وہ مقام حاصل ہو جاتا ہے جس میں بندہ اللہ کے حسن اور تجلیات کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔

حالت مراقبہ

فان لم تکن تراہ فانہ یراك۔[8]

اس کی مثال یوں ہے کہ غلام اپنے آقا کے احکام کی تعمیل اس وقت کرتا ہے جب کہ وہ اس کے سامنے موجود ہو اور اسے یقین ہو کہ وہ مجھے اچھی طرح دیکھ رہا ہے، مالک کی غیر موجودگی میں اس کے کام

---

[8] صحیح بخاری

کا وہ حال نہیں ہوتا جو وہ مالک کے سامنے دھیان اور لگن کے ساتھ کام کرتا ہے، اگر وہ خود نہ بھی دیکھے مگر اس کے اندر یہ احساس جاگزیں ہو جائے کہ اس کا آقا اسے دیکھ رہا ہے، تو یہ احساس اس کے کام میں حسن اور لگن پیدا کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے، بندگی میں یہ مقام حالتِ مراقبہ کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر وقت بندے کے دل و دماغ پر یہ کیفیت طاری رہے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے، میری ہر حرکت و سکون اس کے سامنے ہے یوں بندہ ہمہ وقت اپنے مولا کی نگرانی کے تصور سے بہت زیادہ ڈرتا رہے، اس حالت و کیفیت کو مراقبہ کہتے ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا بیان

"احسان کے پہلے مرتبہ کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کے دل پر معرفت الٰہیہ کا اس قدر غلبہ ہو اور وہ مشاہدہ حق میں اس طرح کھو جائے گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، یہ مقام فنا کی طرف اشارہ ہے۔ اور دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ معرفت الٰہیہ کے اس مقام پر تو اگرچہ نہ ہو لیکن اس کے ذہن میں ہر وقت یہ بات موجود رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔"

ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ کا بیان

احسان کا پہلا مرتبہ عارف کے احوال اور اس کے قلب پر ہونے والی واردات کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی سالک پر ایسا حال طاری ہو جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔

احسان کے دوسرے مرتبہ میں عابد کی اس کیفیت کی طرف اشارہ ہے یعنی جس وقت وہ عبادت کرے تو اس علم اور یقین کے ساتھ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اسے دیکھ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسی حقیقت والی نمازیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمادے، وہ ہماری نمازوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور اللہ تعالی سے ہمکلامی کا ذریعہ بنادے اور دیدار جمال یار تک پہنچادے۔آمین یارب العالمین۔

نو(9) چیزوں سے نمازی کا اکرام

حافظ ابن حجرؒ نے منبہات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اوقات کی پابندی کے ساتھ نماز کی محافظت کرے اللہ تعالی نو(9) چیزوں سے اس کا اکرام فرماتے ہیں۔

۱۔اسکو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔

۲۔اسکو تندرستی عطا کرتے ہیں۔

۳۔فرشتے اسکی حفاظت کرتے ہیں۔

۴۔اسکے گھر میں برکت عطا کرتے ہیں۔

۵۔اسکے چہرے پر صلحاء کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

۶۔اس کا دل نرم فرما دیتے ہیں۔

۷۔روز محشر اسکو پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزاریں گے۔

۸۔ جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے۔

۹۔جنت میں نیکوں کا ساتھ عطا کریں گے۔

نماز کی دس (10) خوبیاں

منبہات ابن حجر میں ایک دوسری روایت ہے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس (10) خوبیاں ہیں۔

1۔ چہرے کی رونق ہے۔ 2۔دل کا نور ہے۔

3۔بدن کی راحت اور تندرستی کا سبب ہے۔

4۔ قبر کا اُنس ہے۔

5۔اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے کا ذریعہ ہے۔

6۔آسمان کی کنجی ہے۔

7۔اعمال نامے کے ترازو کا وزن ہے۔

8۔اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔

9۔جنت کی قیمت ہے۔

10۔دوزخ سے آڑ ہے۔

لہٰذا جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا، جس نے اسے چھوڑا اس نے دین کو گرایا۔

نماز کی فضیلت

فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ نے تنبیہ الغافلین میں حدیث نقل کی ہے

کہ: نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا سب ہے۔

فرشتوں کی محبوب چیز ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

نماز سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے۔

اس سے دعا قبول ہوتی ہے۔

رزق میں برکت ہوتی ہے۔

نماز ایمان کی بنیاد ہے۔

بدن کیلئے راحت ہے۔

دشمن کیلئے ہتھیار ہے۔

نمازی کیلئے سفارشی ہے۔

قبر کاچراغ اور اسکی وحشت میں دل بہلانے والی ہے۔

منکر نکیر کے سوال کاجواب ہے۔

قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے اور اندھیرے میں روشنی ہے۔

جہنم کی آگ سے بچاو ہے۔

پل صراط سے جلدی گزارنے والی ہے۔

جنت کی کنجی ہے۔

تین چیزیں

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے منبہات میں ایک اور حدیث نقل کی ہے۔

نبی ا نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔

1۔خوشبو۔ 2۔نیک بیوی۔ 3۔میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

سیدنا صدیق اکبر سن کر تڑپ اٹھے اور عرض کیا کہ مجھے بھی تین

چیزیں محبوب ہیں۔

1۔آپ ﷺ کے چہرہ انور کا دیدار کرنا۔

2۔اپنامال آپ ﷺ پر خرچ کرنا۔

3۔ میری بیٹی آپ ﷺ کے نکاح میں ہے۔

حضرت عمر فاروق نے کہا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

1۔امر بالمعروف کرنا۔

2۔ نہی عن المنکر کرنا۔

3۔پرانا کپڑا پہننا۔

حضرت عثمان غنی نے یہ سن کر کہا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب

ہیں۔

1۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

2۔ ننگوں کو کپڑا پہنانا۔

3۔تلاوت قرآن کرنا۔

حضرت علی المرتضٰی نے یہ سن کر کہا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب

ہیں۔

1۔ مہمان نوازی کرنا۔

2۔ گرمی میں روزہ رکھنا۔

3۔ دشمن پر تلوار چلانا۔

اتنے میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

1۔ بھولے ہوئے کو راستہ دکھانا۔

2۔نیک غریبوں سے محبت رکھنا۔

3۔عیال دار مفلسوں کی مدد کرنا۔

جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ اللہ رب العزت کو بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

1۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔

2۔فاقہ پر صبر کرنا۔

3۔گناہ پر ندامت کے ساتھ رونا۔

پانچ چیزیں پانچ میں

حضرت شفیق بلخیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں پایا۔

1۔ قبر کا نور تہجد کی نماز میں پایا۔

2۔ منکر نکیر کے سوال کا جواب تلاوت قرآن میں پایا۔

3۔ قیامت کے دن کی پیاس سے بچاو روزہ میں پایا۔

4۔پل صراط سے جلدی گزرنے کو صدقہ خیرات میں پایا۔

5۔روزی کی فراخی کو چاشت کی نماز میں پایا۔

صلوٰۃ خمسہ اور خواب

امام ابن سیرینؒ تعبیر الرویاء میں لکھتے ہیں کہ جس نے خواب دیکھا کہ اس نے نماز فجر پڑھی تو اس سے کیا گیا وعدہ پورا ہو گا۔

نماز ظہر پڑھی تو اسے حاسدوں اور دشمنوں پر غلبہ نصیب ہو گا۔

نماز عصر پڑھی تو جس کام میں لگا ہے اس میں کامیابی نصیب ہو گی۔

نماز عشاء پڑھی تو اسے خوشی نصیب ہو گی۔

پانچ نمازوں کی اہمیّت

بعض روایات میں اہمیت نماز کے بارے میں بڑی عجیب بات بیان کی گئی ہے۔

سب سے پہلے فجر کی نماز کس نے پڑھی؟

ہم جو فجر کی نماز ادا کرتے ہیں اور اس میں دو رکعتیں فرض پڑھتے ہیں اس کی حکمت یہ ہے کہ فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے ادا فرمائی جس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں اُتارا اس وقت دنیا میں رات چھائی ہوئی تھی حضرت آدمؑ جنت کی روشنی سے نکل کر دنیا کی اس تاریک اور اندھیری رات میں دنیا میں تشریف لائے اس وقت ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا حضرت آدمؑ کو بڑی تشویش اور پریشانی لاحق ہوئی کہ یہ دنیا اتنی تاریک ہے یہاں زندگی کیسے گزرے گی؟نہ کوئی چیز نظر آتی ہے نہ جگہ سمجھ میں آتی ہے کہ کہاں ہیں اور کہاں جائیں ؟ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے چنانچہ خوف محسوس ہونے لگا اس کے بعد آہستہ آہستہ روشنی ہونے لگی اور صبح کا نور چمکنے لگا صبح صادق ظاہر ہوئی تو حضرت آدمؑ کے جان میں جان آئی اس وقت حضرت آدمؑ نے سورج نکلنے سے قبل دو رکعتیں بطور شکرانہ ادا فرمائیں۔

ایک رکعت رات کی تاریکی جانے کے شکرانے میں ادا فرمائی اور ایک رکعت دن کی روشنی نمودار ہونے کے شکرانے میں ادا فرمائی

یہ دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی امت پر فرض فرما دیا۔[9]

سب سے پہلے ظہر کی نماز کس نے پڑھی؟

جو ہم ظہر کی چار رکعت فرض ادا کرتے ہیں یہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ادا فرمائی تھیں اور اس وقت ادا فرمائی تھیں جس وقت وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے امتحان میں کامیاب ہو گئے تھے، ایک رکعت تو امتحان میں کامیابی پر شکرانہ کے طور پر ادا فرمائی۔

دوسری رکعت اس بات کے شکرانے میں ادا فرمائی کہ اللہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عوض جنت سے ایک مینڈھا اتار دیا چونکہ یہ بھی اللہ کا خصوصی انعام تھا اس لئے شکرانے کے طور پر دوسری رکعت ادا فرمائی۔

تیسری رکعت اس شکرانے میں ادا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر براہ راست حضرت ابراہیمؑ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

---

[9] عنایہ

وَنَادَيۡنٰهُ اَنۡ يّٰۤاِبۡرٰهِيۡمُۙ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡيَا‌ ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ۔[10]

ترجمہ: اور ہم نے آواز دی اے ابراہیم: بلا شبہ تم نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم نیکو کاروں کو اس طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اس خطاب کے شکرانے میں تیسری رکعت ادا فرمائی۔

چوتھی رکعت اس بات کے شکرانے میں ادا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا صابر بیٹا عطا فرمایا جو اس سخت امتحان کے اندر بھی نہایت صابر اور متحمل رہا اور صبر کا پہاڑ بن گیا۔

اگر وہ متزلزل ہو جاتا تو میرے لئے اللہ کا حکم پورا کرنا دشوار ہو جاتا چنانچہ خواب دیکھنے کے بعد بیٹے سے مشورہ کیا کہ اے بیٹے !میں نے یہ خواب دیکھا ہے تم غور کرو تمھارا کیا ارادہ ہے؟

بیٹے نے جواب دیا :ابا جان! آپ کو جو حکم ملا ہے وہ آپ کر گزرئے آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ایسا صابر اور متحمل بیٹا ملنے کے شکرانے میں چوتھی رکعت ادا فرمائی اللہ

---

[10] (سورۃصافات) 105/104

تعالیٰ کو یہ چار رکعت ایسی پسند آئیں کہ نبی پاکﷺ کی امت پر فرض فرمادیں۔[11]

سب سے پہلے عصر کی نماز کس نے پڑھی؟

نماز عصر کی چار رکعتیں سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے ادافرمائیں جب وہ اللہ کے حکم سے مچھلی کے پیٹ میں تھے اور وہاں انھوں نے اپنے رب کو پکارا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فنادیٰ فی الظلمٰت ان لا الٰہ الا انتَ سبحٰنك انی کنت من الظٰلمین ۔فاستجبنا له ونجّینٰه من الغمّ و کذالك ننجیّ المومنین ۔[12]

ترجمہ: چنانچہ انہوں نے ہمیں تاریکیوں میں پکارا کہ لا الٰہ الا انت سبحٰنك انی کنت من الظٰلمین ۔ تو ہم نے ان کو نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان داروں کو نجات دیتے ہیں۔

---

[11] عنایہ

[12] سورۃانبیاء 88/87

چنانچہ اس آزمائش سے نجات ملنے پر جب وہ مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو انہوں نے شکرانے کے طور پر عصر کے وقت میں چار رکعت نماز ادا فرمائی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چار تاریکیوں سے نجات عطا فرمائی تھی۔

ایک مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا۔

دوسرا پانی کا اندھیرا۔

تیسرا بادل کی تاریکی۔

چوتھا رات کا اندھیرا۔

اللہ تعالیٰ کو حضرت یونس علیہ السلام کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ امت محمدیہ پر یہ نماز بوقت عصر فرض فرمائی۔[13]

سب سے پہلے مغرب کی نماز کس نے پڑھی؟

مغرب کی تین رکعتیں سب سے پہلے حضرت داود علیہ السلام نے ادا فرمائیں اگرچہ ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء سے گناہ سرزد نہیں ہوتے وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، لیکن بعض اوقات کوئی لغزش یا کوئی خلاف ادب کام بھی ان سے ذرہ برابر سرزد ہو جائے

---

[13] عنایہ

تواس پر بھی ان کی تنبیہ کی جاتی ہے اور ان کو توجہ دلائی جاتی ہے اور ان کی اصلاح کی جاتی ہے کیونکہ (حسنات الابرار سیئات المقربین) بہر حال حضرت داود علیہ السلام کی کسی لغزش کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ان کی بخشش کا اعلان فرمایا کہ : **فغفرنا له ذٰلك**۔[14]

ترجمہ : یعنی ہم نے ان کی مغفرت کر دی۔

تو اس وقت حضرت داود علیہ السلام نے اس بخشش کے شکرانے میں مغرب کے وقت چار رکعت کی نیت باندھی۔

جب تین رکعت ادا فرمالئے تو آپ پر اپنی لغزش کے احساس کا اتنا غلبہ ہوا کہ آپ پر بے ساختہ گریہ طاری ہو گیا ،اور اس گریہ کی شدت کی وجہ سے چوتھی رکعت نہ پڑھ سکے ،چنانچہ تین رکعت پر ہی اکتفا فرمایا[15]۔

---

[14] سورۃ ص
[15] بذل المجہود

اور چوتھی رکعت پڑھنے کی ہمت نہ رہی یہ تین رکعات اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ حضور ا کی امت پر بوقت مغرب فرض فرما دیے۔[16]

سب سے پہلے عشاء کی نماز کس نے پڑھی؟

عشاء کے وقت جو ہم چار رکعت ادا کرتے ہیں اس کے بارے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ یہ نماز سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ادافرمائی۔

جس وقت آپ حضرت شعیبؑ کے پاس دس سال قیام کرکے اپنے اہل وعیال کے ساتھ مصر واپس تشریف لا رہے تھے اور آپ کے گھر والے اُمید سے تھیں ولادت کا وقت قریب تھا اور سفر بھی خاصا طویل تھا اس وجہ سے آپ کو کافی فکر لاحق تھی کہ یہ اتنا لمبا سفر کیسے پورا ہوگا؟

دوسرے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی فکر تھی۔

تیسرے فرعون جو آپکا جانی دشمن تھا۔

چوتھے ہونے والی اولاد کی فکر تھی۔

---

[16] عنایہ

چارپریشانیوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے پھر دورانِ سفر راستہ بھی بھول گئے جس سے مزید پریشانی بڑھی اسی پریشانی کے عالم میں جاتے جاتے کوہ طور کے قریب اس کے مغربی اور داہنے جانب پہنچ گئے رات اندھیری ٹھنڈی اور برفانی تھی اہلیہ محترمہ کو ولادت کی تکلیف شروع ہو گئی چقماق پتھر سے آگ نہ نکلی اسی حیرانی وپریشانی کے عالم میں دیکھا کہ کوہ طور پر آگ جل رہی ہے آپ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ آپ یہاں ٹھہریں میں کوہ طور سے آگ کا شعلہ لے کر آتا ہوں جب کوہ طور پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فلما اتٰھا نودی یموسیٰ ٭انی انا ربك فاخلع نعليك انك بالواد المقدس طوی٭وانا اخترتك فاستمع لما یوحیٰ۔[17]

ترجمہ: پھر جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو انھیں آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمھارا رب ہوں آپ اپنے جوتے اتار دیں اس لئے آپ مقدس وادی طویٰ میں ہیں ،اور میں نے آپ کو اپنی رسالت کے

[17]سورۃ طٰہٰ

لئے منتخب کر لیا ہے لہٰذا جو وحی آپ کی طرف بھیجی جا رہی ہے اس کو غور سے سنیں۔

بہر حال جب اللہ کی جانب سے یہ انعام حاصل ہوا تو آپکی چار پریشانیوں کا خاتمہ ہو گیا اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان چار پریشانیوں سے نجات کے شکرانے میں چار رکعت نماز ادا فرمائی یہ چار رکعت اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ حضور انور ﷺ کی امت پر فرض فرمائیں۔[18]

دوسری روایت یہ ہے کہ عشاء کی نماز سب سے پہلے جناب محمد ﷺ نے ادا فرمائی۔[19]

نماز باجماعت کا فلسفہ

نماز باجماعت کے فلسفے کے درج ذیل پانچ اصول ہیں جن کو اپنانے سے معاشرے کی اصلاح احسن طریقے سے ہو سکتی ہے۔

---

[18] عنایہ
[19] بذل المجہود

1۔ خاتمہ انتشار

اسلام میں اجتماعیت کا تصور ملت کو ہر قسم کے انتشار اور بد نظمی سے پاک دیکھنا چاہتا ہے۔

2 ۔ فروغِ وحدت و استحکامِ ملت

اجتماعیت کا دوسرا اصول امت میں وحدتِ فکر و عمل اور اتحاد و یکجہتی کو فروغ دینے کا متقاضی ہے، مسجد میں صف بندی اور قبلہ رو ہونے سے یہی تعلیم ملتی ہے۔

3۔ نظم و نسق کا لحاظ

اجتماعیت کا تیسرا اصول صرف اس پر موقوف نہیں کہ صف بندی کرکے بیٹھے رہیں بلکہ اس کی نتیجہ خیزی کے لیے لازمی و لابدی ہے کہ صفوں میں ترتیب و قرینہ کو ملحوظ رکھا جائے۔

مسجد کے اندر اور مسجد سے باہر نظم و نسق (discipline) کے اصول کا اطلاق امت کو متحد و منظّم رکھنے اور اس کی شیرازہ بندی کے لیے از بس ضروری ہے، چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرّقوا۔[20]

ترجمہ: "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔"

4۔ تنظیم سازی

اجتماعیت کا چوتھا اصول تنظیم سازی ہے، جس طرح باجماعت نماز میں حکم ہے کہ جب تک صفِ اوّل مکمل نہ ہو دوسری صف نہ بنائی جائے اور صفوں میں حفظ مراتب کا خیال رکھا جائے یعنی پہلی صف میں عمر اور علمی مرتبہ کے اعتبار سے بڑے بڑے لوگ کھڑے ہوں اور دوسری صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو درجے میں ان سے کم تر ہوں۔

آخری صف میں بچے اور اگر عورتیں بھی شاملِ جماعت ہو تو وہ سب پچھلی صف میں کھڑی ہوں، اس اصول کا اطلاق نماز سے باہر عملی زندگی میں بھی بہمہ وجوہ ہوتا ہے، جس میں تنظیم کی اہمیت و افادیت ایک مسلمہ امر ہے۔

---

[20] آل عمران۔103

5۔ قیادت کی اہلیت

اجتماعیت کا پانچواں اصول قیادت کا چناو ہے، جس طرح نماز باجماعت کی امامت کے لیے شریعتِ مطہرہ نے کسی ایسے شخص کو امام مقرر کرنے کا حکم دیا ہے جو ان شرائط پر امکانی حد تک پورا اترتا ہو جنہیں کتب فقہ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

امام چونکہ مفروض الاطاعت ہے اور اس کی تقلید لازم قرار دی گئی ہے لہٰذا بحیثیت امام اس شخص کی تقرری عمل میں لائی جائے جسے اپنے مقتدیوں پر برتری اور فوقیت حاصل ہو۔

نماز کے معانی

نماز فارسی زبان کا لفظ ہے اور شریعت اسلامی میں اسکا مطلب ہے ایک خاص ترتیب سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، نماز کو عربی میں صلوٰۃ کہتے ہیں۔

اسکے حروف اصلی تین ہیں (ص، ل، الف) عربی لغت کے اعتبار سے نماز کے معنی ہیں دعا کرنا، تعظیم کرنا، آگ میں ڈالنا، آگ میں جلانا، آگ میں جلنا، برکت دینا اچھی تعریف کرنا، بانس کو

آگ پر تاپنا تاکہ وہ گرم ہو کر نرم ہو جائے اور اسے موڑا جاسکے، معاملہ کی شدت برداشت کرنا۔[21]

عربی زبان کا یہ قاعدہ ہے کہ کسی لفظ کے لغوی معنی اور شرع معنی میں مناسبت ضرور ہونی چاہیے، پس جس قدر صلوٰۃ کے لغوی معنی ہیں وہ شرعی اعتبار سے صلوٰۃ کے عمل میں موجود ہیں مثلاً۔۔۔۔

نماز میں اپنے لئے ، والدین کیلئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا ہے۔

تعظیم کی تین صورتیں، کھڑے ہونا، جھکنا، سجدہ کرنا یہ سب نماز میں موجود ہیں۔

نماز کے ذریعے انسان کے دل میں عشق الٰہی کی آگ بھڑکتی ہے۔

نمازی کے گناہوں کا جل کر خاک ہو جانا احادیث سے ثابت ہے۔

نمازی کے ٹیڑھے اور برے اخلاق کا درست ہونا اظہر من الشّمس ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

---

[21] مصباح الغات، القاموس الوحید

ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکرِ ۔[22]

ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

نماز کی شان

شریعت میں نمازی کے عمل کو دوسرے عملوں کی نسبت یہ خاص امتیازی شان حاصل ہے کہ تمام احکام زمین پر فرض ہوئے، نماز معراج شریف کی رات میں عرش سے اوپر جا کر فرض ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو پاس بلا کر خاص الخاص حضوری میں آمنے سامنے مقام تدلیٰ پر فرض کی، جس قدر اہتمام اس فرض کا ہوا بقیہ فرائض کا اہتمام اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوا، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّین۔[23]

ترجمہ: نماز دین کا ستون ہے۔

[22] عنکبوت 45

[23] شعب الایمان

نماز اور واقعہ معراج

امام سیوطیؒ نے در منثور میں نقل کیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ معراج کی شب بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں ایک جگہ حوران جنت کو بیٹھے ہوئے دیکھا، حوروں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔

آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ حوران جنت نے عرض کیا نَحن خَیرَات حَسَان۔۔۔۔۔۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم نیک لوگوں کی بیبیاں حوران جنت ہیں، آج آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے آئی ہیں۔

یہ سن کر آپ ﷺ وہاں سے آگے چلے جب مسجد اقصیٰ کے اندر پہنچے تو ساری مسجد کو نمازیوں سے بھرا ہوا پایا۔

ایک دراز قامت خوبصورت بزرگ کو نماز میں مشغول دیکھ کر پوچھا کہ جبرئیل یہ کون ہیں؟ عرض کیا، یہ آپ ﷺ کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

ایک اور نورانی شکل و صورت والے بزرگ کو نماز پڑھتے دیکھا جن کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، پوچھا، جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا کہ یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔

ایک اور بزرگ کو دیکھا جن کی رنگت سانولی سلونی بڑی من موہنی تھی، چہرے پر جلال کے آثار نمایاں تھے، پوچھا کہ جبرئیل ! یہ کون ہیں؟ عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق لاڈلے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، الغرض نبی اکرم ﷺ کے وہاں پہنچتے ہی حضرت جبرئیل نے اذان کہی، آسمان کے دروازے کھلے، فرشتے قطار اندر قطار آسمان سے نازل ہوئے، جب ساری مسجد اندر باہر سے بھر گئی تو ملائکہ ہوا میں صف بستہ ہوئے حتیٰ کہ زمین و آسمان کا خلا پر ہو گیا۔

اتنے میں حضرت جبرئیل نے اقامت کہی تو صف بندی ہو گئی۔ امام کا مصلّی خالی تھا، حضرت جبرئیل نے امام الاولین والاٰخرین سید الانس والملائکہ علیہ السلام کا ہاتھ مبارک پکڑ کر عرض کیا، اللہ کی قسم ! مخلوق خدا میں آپ سے افضل اور کوئی نہیں، آپ ﷺ امامت فرمایئے۔

چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد جبرئیل نے عرض کیا، اے محبوب کل جہاں ! آپ کے پیچھے

ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء مرسلین اور ساتوں آسمانوں کے خاص خاص فرشتوں نے نماز ادا کی ہے۔

نماز سے فراغت پر آپ ﷺ کو سواری پیش کی گئی، آپ ﷺ آسمانوں پر تشریف لے گئے۔

ملائکہ کے قبلہ بیت المعمور کے پاس پہنچ کر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ فرشتوں نے اقتداء کی، نماز کے بعد آپ ﷺ نے دو طرح کے لوگ دیکھے، ایک سفید رنگ کے جن کے لباس بھی سفید تھے، دوسرے وہ جنکے چہرے سیاہ اور کپڑے میلے تھے۔

نبی ﷺ نے پوچھا جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا، روشن چہروں والے آپ ﷺ کی امت کے نیکوکار ہیں اور سیاہ چہروں والے آپ اکی امت کے گنہگار ہیں۔ آپ ﷺ نے وہیں پر گنہگاروں کے لئے شفاعت فرمائی جو قبول ہوئی۔

یہاں سے چل کر سدرۃ المنتہی پر پہنچے، وہاں جبرئیل نے عرض کیا، آپ ﷺ آگے تشریف لے جائیے۔

نبی ﷺ کو یہاں سے اوپر کی طرف عروج نصیب ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ صاف سیدھے میدان یعنی خطیر القدس پہنچے، وہاں آپ ﷺ اپر تجلی کا خاصہ ورود ہوا۔

آپ ﷺ نے فوراً فرمایا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰاتُ وَ الطَّیِّبَاتُ

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور فعلی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں، اللہ رب العزت کی طرف سے ارشاد ہوا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ

ترجمہ: اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

نبی علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی عنایت و مہربانی کو دیکھا تو گنہگار امت یاد آئی فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

ترجمہ: سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

اللہ رب العزت کو یہ ہم کلامی اتنی پسند آئی کہ اسے یادگار بنا دیا۔

ارشاد ہوا، اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔

نبی علیہ السلام اس وقت محو تجلیات الٰہی تھے، آپ ﷺ پر پانچ سو نمازیں بھی فرض کر دی جاتیں تو آپ ﷺ قبول فرما لیتے۔

عشق فانی

کیا نہیں دیکھا کہ دنیا کا فانی عشق ،فانی محبوب اور فانی وصال بسا اوقات انسان کا ہوش وحواس اڑا دیتی ہے، عورت جیسی نازک چیز دیدار یوسف علیہ السلام میں ایسی غافل ہوئی کہ اپنی انگلیاں کاٹ لیں، فرہاد نے شیریں کے دیدار کے بدلے کوہستان کھود مارے، ادھم فقیر نے شاہ بلخ کی لڑکی کے حسن و جمال کو دیکھ کر سمندر خالی کرنے پر کمر باندھ لی۔

الغرض مشکل ترین بوجھ کو سر پر اٹھا لینا دیدار محبوب کے وقت آسان ہوتا ہے، اللہ اکبر حسن مولیٰ کے سامنے عشقِ لیلیٰ کی کیا حیثیت ہے؟

جب نبی کریم ﷺ دیدار الٰہی میں مگن تھے آپ ﷺ کیلئے پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم بہت آسان تھا۔

آپ ﷺ خوشی خوشی واپس تشریف لے آئے۔ ،راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توجہ دلائی کہ اے محبوب کل جہاںﷺ !آپ محو تجلی تھے آپ ﷺ کی ساری امت تو محو تجلی نہ ہو گی۔

میری امت کیلئے دو نمازیں پڑھنی مشکل تھیں آپ بارگاہ احدیت میں پھر حاضری دیجئے اور آسانی کیلئے فرمائش کیجئے، چنانچہ چند بار اوپر نیچے آنے جانے کا معالمہ پیش آیا، صرف پانچ نمازیں فرض رہ گئیں، لیکن پروردگار عالم نے فرمایا،

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۔[24]

ترجمہ: میرے ہاں فیصلے تبدیل نہیں کئے جاتے اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں،آپ ﷺ کی امت پانچ نمازیں پڑھے گی مگر انکو پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا،اصول سامنے آگیا۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۔[25]

ترجمہ: جس نے ایک نیکی کی تو اس کیلئے اجر دس گنا ہے۔

---

[24] سورۃق:29

[25] سورۃانعام:۰٦١

پس پانچ نمازوں کا حکم قائم اور محکم ہو گیا۔
نماز تقریباً تمام انبیاء علیھم السلام کی شریعتوں کا بنیادی رُکن
حضرت ابراھیم علیہ السلام سرزمین مکہ کو آباد کرنے کا غرض بتاتے ہیں۔
ربّنا لیقیموا الصلوٰۃ۔[26]
ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تاکہ یہ نماز قائم کریں۔
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسبت ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ۔[27]
ترجمہ: اور وہ اپنے گھر والوں کو بھی نماز اور زکوۃ کا حکم دیا کرتے تھے۔
حضرت لوط علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید کا ارشاد ہے۔
واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوٰۃ۔[28]

---

[26] سورۃ ابراھیم۔37/14
[27] سورۃ مریم 55/19
[28] سورۃ انبیاء 73/21

ترجمہ: اور ہم نے وحی کے ذڑیعے انھیں نیکیاں کرنے اور نماز قائم کرنے کی تاکید کی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوتا ہے۔

واقم الصلوٰۃ لذ کری۔[29]

ترجمہ: اور مجھے یاد رکھنے کے لئے نماز قائم کرو۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی نسبت قرآن کا بیان ہے۔

وھو قائم یصلی فی المحراب۔[30]

ترجمہ: اور جب زکریا علیہ السلام عبادت گاہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

واوصانی بالصلوٰۃ۔[31]

ترجمہ: اور تاکید کی مجھ کو نماز کی۔

---

[29] سورۃ طٰہٰ 16/14

[30] سورۃ آل عمران 39/3

[31] سورۃ مریم 31/16

نیّت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے۔

انما الاعمال بالنیات۔[32]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کادارومدار نیتوں پر ہے۔

نیت کا مطلب

نیّت سے مراد دل سے ارادہ کرنا ہوتا ہے اس فرض نماز کا جسکو ادا کرنا چاہتا ہے،اور امام کے پیچھے ہو تو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ فلاں نماز ہے۔

نیت کے الفاظ

مسئلہ: زبان سے نماز کی نیت کے الفاظ کہنا نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور نہ آئمہ متقدمین سے،اس لئے اصل نیت دل ہی کی ہے، مگر لوگوں پر وساوس وخیالات اور افکار کا غلبہ رہتا ہے جس کی وجہ سے نیت کے وقت دل متوجہ نہیں ہوتا دل کو متوجہ کرنے کے

---

[32] بخاری جلد1 صفحہ 2

لئے متاخرین نے فتویٰ دیا ہے کہ نیت کے الفاظ زبان سے بھی ادا کر لینا بہتر ہے تاکہ زبان کے ساتھ کہنے سے دل بھی متوجہ ہو جائے

۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ جب دارومدار نیت ہی پر ہے تو اگر برے کام بھی کسی اچھے نیت سے کئے جائیں تو وہ اعمال صالحہ ہو جائیں گے اور ان پر بھی ثواب ملے گا۔۔۔ایسا نہیں بلکہ جو کام فی نفسہ برے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول ا نے اس سے منع فرمایا ہے اس میں حسن نیت کا سوال ہی نہیں وہ بہر کیف برے ہی رہیں گے۔

وینوی الصلوٰۃ التی یدخل فیھا۔[33]

ترجمہ: اور اس نماز کی نیت کرے جس میں داخل ہوتا ہے۔[یعنی پڑھنا چاہتا ہے۔]

---

[33] ھدایہ جلد اول صفحہ 94

صفوں کی درستگی

اقیموا الصف فی الصلوٰۃ فان اقامۃ الصف من حسن الصلوٰۃ۔[34]

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" نماز میں صف کو درست کرو اس لئے کہ صف درست کرنا نماز کی خوبی کا ایک جزء ہے"

سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ۔[35]

ترجمہ: سیدنا حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ "تم لوگ اپنی صفیں درست رکھا کرو کیونکہ صف بندی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے"

عن نعمان بن بشیر قال: کان رسول اللہ یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بہا القداح حتیٰ رای انا قد عقلنا عنہ ثم خرج یوماً فقام حتیٰ کاد ان یکبر فرایٰ رجلاً بادیا

[34] صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 100

[35] صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 182

صدرہ من الصف فقال عباد اللہ لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم۔[36]

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے صفوں کو اس قدر سیدھا اور برابر کرتے تھے گویا ان کے ذریعے آپ تیروں کو سیدھا کریں گے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خیال ہو گیا کہ اب ہم لوگ سمجھ گئے ہیں کہ ہمیں کس طرح سیدھا اور کھڑا ہونا چاہئیے اس کے بعد ایک دن ایسا ہوا کہ آپ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھانے کے لئے اپنی جگہ کھڑے بھی ہو گئے ، یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ نماز شروع فرمادیں کہ آپ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی ،جس کا سینیہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا :اللہ کے بندو !اپنی صفیں ضرور سیدھی اور درست رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے رخ ایک دوسرے کے مخالف کردے گا۔

[36] صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 182

قال رسول اللہ من صد فرجۃ فی صف رفعہ اللہ بہا درجۃً وبنیٰ لہ بیتاً فی الجنّۃ ۔[37]

ترجمہ : رسول اللہ نے فرمایا : جس شخص نے صف میں خالی جگہ پر کر دی (یعنی ساتھ کھڑا ہو گیا) اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

فائدہ

سنت کے مطابق صفوں کو درست کرنے کی صحیح صورت یہ ہے کہ نمازی ایک دوسرے سے اس طرح مل کر کھڑے ہوں کہ درمیان میں جگہ خالی نہ رہے اور صف ایسی سیدھی ہو کہ کوئی آدمی آگے یا پیچھے نکلا ہوا نہ ہو ، محدثین عظام، فقہاء کرام اور جمہور امت نے صفوں کی درستی کا یہی معنی مراد لیا ہے۔

---

[37] مصنف ابن ابی شیبۃ جلد 1 صفحہ 416

قبلہ رُخ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا

كان رسول الله ﷺ اذا قام الى الصلوٰة استقبل القبلة ورفع يديه وقال الله اكبر۔[38]

ترجمہ: "رسول اللہ اجب نماز کے لئے کھڑے ہوتے قبلہ کی طرف رخ کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے"۔

ويستقبل القبلة۔[39]

ترجمہ: اور قبلہ کی طرف رُخ کرے۔

تکبیر تحریمہ

حکم: نماز میں تکبیر تحریمہ فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے **وربّك فكبّر۔**[40]

ترجمہ: اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے **وذكر اسم ربه فصلّٰى۔**[41]

---

[38] آثار السنن صفحہ 81

[39] ھدایہ جلد اول صفحہ 95

[40] سورۃ مدثر آیت 3

[41] سورۃ اعلیٰ آیت 87

ترجمہ: اور اپنے پروردگار کا نام لیا اور نماز پڑھی۔

قال رسول اللہ ﷺ تحریمها التکبیر۔[42]

ترجمہ: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی تحریمہ تکبیر ہے۔

وربك فكبر والمراد به (باجماع اهل التفسير۔ عنايه) **تكبيرة الافتتاح۔**[43]

ترجمہ: **وربك فكبر** سے باجماع اہل تفسیر تکبیر تحریمہ مراد ہے۔

قیام

قیام کا مطلب: نماز میں کھڑا ہونا۔

حکم: نماز میں قیام فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے **وقوموا لله قانتين۔**[44]

ترجمہ: اور اللہ کے سامنے عاجزی اور سکون کے ساتھ کھڑے رہا کرو۔

---

[42] ابو داود جلد 1 صفحہ 100

[43] ھدایہ جلد اول صفحہ 97

[44] سورۃ بقرہ آیت 238

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اُٹھانا

وعن مالك بن الحويرث قال كان رسول اللهﷺ اذا كبر رفع يديه۔[45]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺجب تکبیر فرماتے تواپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

واذا شرع فی الصلوٰۃ کبّر ویرفع یدیه مع التکبیر۔[46]

ترجمہ: اورجب نماز شروع کرے تو تکبیر کہے اور تکبیر کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت مرد کے لئے کانوں کے برابر ہاتھ اُٹھانا

وعن مالك بن الحويرث قال كان رسول اللها اذا كبر رفع يديه حتیٰ يحاذی بهما اُذنيه۔[47]

---

[45] صحیح مسلم صفحہ 168 جلد 1 وایضاً مشکوۃ صفحہ 75

[46] ھدایہ جلد اول صفحہ 98

[47] صحیح مسلم صفحہ 168 جلد 1 وایضاً مشکوۃ صفحہ 75

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب تکبیر فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ان کو اپنے دونوں کانوں کے برابر لے جاتے۔

ویرفع یدیہ حتیٰ یحاذی بابہامیہ شحمۃ اذنیہ۔[48]

ترجمہ: اور ہاتھوں کو اُٹھائے یہاں تک کہ انگوٹھے کانوں کے لوکے برابر ہو جائے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت عورت کے لئے سینے کے برابر ہاتھ اُٹھانا

قال رسول اللہ اذا صلّیت فاجعل یدیک حذو اُذنیک والمراۃ تجعل یدیہا حذاء ثدییہا۔[49]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں کے برابر کیجئے اور عورت اپنے ہاتھ اپنی چھاتی کے برابر کرے۔

---

[48] ھدایہ جلد اول صفحہ 98

[49] کنز العمال جلد 3 صفحہ 175 وایضاً مجمع الزوائد جلد 2 صفحہ 103 بیروت

والمراۃ ترفع یدیھا حذاءمنکبیھاھو الصحیح لانہ استرلھا۔

[50]ترجمہ: اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھائے یہی صحیح ہے کیونکہ یہ طریقہ عورت کے لئے زیادہ پردے کا ہے۔

قیام میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

انہ رای النبی ا رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ کبّر ۔۔۔۔ ثم وضع یدہ الیمنیٰ علی الیسریٰ۔[51]

ترجمہ: حضرت وائل نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب نماز میں داخل ہوئے رفع یدین کیا اور تکبیر کہی پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا۔

ویعتمد بیدہ الیمنیٰ علی الیسریٰ۔[52]

---

[50]ھدایہ جلد اول صفحہ 99

[51]مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 75 وایضاً مسلم جلد 1 صفحہ 173

[52]ھدایہ جلد اول صفحہ 100

ترجمہ: اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

قال رایت النبی ایضع یمنہ علیٰ شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرّۃ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واسنادہ صیح۔[53]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔

عن ابراھیم قال یضع یمینہ علیٰ شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ رواہ ابن ابی شیبۃ واسنادہ حسن۔[54]

ترجمہ: مشہور فقیہ و محدث ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ نمازی اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

ترجمہ: ناف کے نیچے۔

---

[53] آثار السنن صفحہ 77

[54] تحت السرۃ۔ ھدایہ جلد اول صفحہ 100

مسئلہ: ہاتھ باندھنا سنت سے ثابت ہے اس لئے جمہور امت کے نزدیک یہ سنت ہے۔

ثناء پڑھنا

وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ ﷺ اذا قام من اللیل کبّر ثم یقول سبحانك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الٰہ غیرك۔[55]

ترجمہ: رسول اللہ اجب رات کو (نماز کے لئے) کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے سبحانك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الٰہ غیرك۔

ثم یقول سبحانك اللھم الیٰ اٰخرہ۔[56]

ترجمہ: پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑھے۔

تعوّذ پڑھنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے

---

[55] ترمذی جلد 1 صفحہ 57 وایضاً مشکوٰۃ 108

[56] ھدایہ جلد اول صفحہ 101

واذا قرات القران فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔[57]

ترجمہ: پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

ملحوظہ: احادیث میں مختلف الفاظ سے تعوّذ منقول ہے سب صحیح ہیں۔

ویستعیذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔[58]

ترجمہ: اور پناہ مانگے اللہ کی شیطان مردود سے۔

مسئلہ: مقتدی پر قرات نہیں لہٰذا تعوذ نہ پڑھے۔

تسمیہ پڑھنا

کان رسول ﷺ ا یقرابسم اللہ الرحمٰن الرحیم فی صلوٰتہ۔[59]

---

[57] سورۃ النمل

[58] ھدایہ جلد اول صفحہ 101

[59] دار قطنی

ترجمہ: نبی پاک ﷺ اپنی نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

ویقرا بسم اللہ الرحمان الرحیم۔[60]

ترجمہ: اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔

بلند آواز سے تسمیہ نہ پڑھنا

قال سمعنی ابی وانا اقول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فقال ای بنیّ ایّاك والحدث قال وصلّیت مع النبی ا ومع ابی بکر ؓ ومع عمر ؓ ومع عثمان ؓ فلم اسمع احداً منھم یقولھا۔[61]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مغفل فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے سنا تو فرمایا اے میرے بیٹے بدعت سے بچو۔۔۔اور فرمایا میں نے نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ نماز پڑھی میں نے ان میں سے

[60] ھدایہ جلد اول صفحہ 102

[61] ترمذی جلد 1 صفحہ 57

کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا { یعنی اونچی آواز سے پڑھتے نہیں سنا }

عن ابن عباسؓ فی الجهر ببسم الله الرحمٰن الرحیم قال ذالك فعل الاعراب رواه الطحاوی واسناده حسن۔[62]

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے جہراً بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں مروی ہے کہ فرمایا دیہاتیوں کا فعل ہے۔

عن ابی وائل قال کانوا یسرون التعوّذ والبسملة فی الصلوٰة رواه سعید ابن منصور فی سننه واسناده صحیح۔[63]

ترجمہ: حضرت ابو وائلؒ فرماتے ہیں کہ وہ نماز میں بسم اللہ اور تعوذ آہستہ پڑھتے تھے۔

---

[62] آثار السنن صفحہ 80

[63] اٰثار السنن صفحہ 79

وعن انس ان النبی ﷺ وابابکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منھم یقرا بسم اللہ الرحمان الرحیم[64]

ترجمہ: حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے نبی ااور ابو بکر اور عمر اور عثمان کو (اونچی آواز سے) بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

ویسرّ بھما (بالتسمیۃ والتعوذ۔عنایہ)۔[65]

ملحوظہ: معلوم ہوا کہ بسم اللہ آہستہ آواز سے پڑھنا خلفاء راشدین کا عمل ہے۔

مسئلہ: مقتدی پر قرات نہیں لہٰذا بسم اللہ نہ پڑھے۔

فائدہ

بعض احادیث میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اُونچی آواز سے پڑھنے کا ذکر ہے محققین نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔

ا: وہ احادیث منسوخ ہیں۔

۲۔ سند کے لحاظ سے اخفاء والی حدیثیں راجح ہیں۔

---

[64] رواہ مسلم اثار السنن صفحہ 80

[65] ھدایہ جلد اول صفحہ 102

۳۔جہرِ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تعلیماً تھا۔

امام اور منفرد {اکیلے نماز پڑھنے والا}

نماز میں فاتحہ کے ساتھ سورت بھی ملائے

کان النبیﷺ یقرا فی الرکعتین الاولیین من صلوٰۃ الظھر بفاتحۃ الکتاب وسورتین۔[66]

ترجمہ: نبی پاکﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت پڑھتے تھے۔

اذا قمت فتوجھت الی القبلۃ فکبر ثم اقرابأم القران وبما شاءاللہ ان تقرا۔[67]

ترجمہ: نبی پاکﷺ ایک اعرابی کو فرمایا کی جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو اور قبلہ کی طرف رخ کرے تو تکبیر کہہ، پھر فاتحہ پڑھ اور جتنا اللہ چاہے تو قرآن پڑھ۔

[66] بخاری جلد 1 صفحہ 105 وایضاً مشکوٰۃ صفحہ 79

[67] ابوداود جلد 1 صفحہ 133

ثم یقرافاتحۃ الکتاب وسورۃ اوثلٰث اٰیات من ایّ سورۃشاء۔[68]

ترجمہ: پھر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے یا تین آیات جس سورت سے چاہے پڑھے۔

مسئلہ: قراۃ میں الفاظ کا پڑھنا ضروری ہے محض خیال سے قرات کرنے سے نماز نہیں ہو گی جب تک زبان کو حرکت نہ دی جائے اور اپنے کان سے نہ سنیں قراۃ متحقق نہ ہو گی الّا یہ کہ معذور ہو۔[69]

امام کے پیچھے مقتدی کا خاموش رہنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے واذا قری القران فاستمعوا له وانصتوالعلکم ترحمون۔[70]

ترجمہ: اور جب (نماز باجماعت میں امام سے) قرآن مجید پڑھا جائے تو (اے مقتدیو) اسکی طرف کان لگایا کرو (یعنی توجہ کرو) اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

---

[68] ھدایہ جلد اول صفحہ 104

[69] آپکے مسائل اور انکا حل صفحہ 206 جلد دوم

[70] سورۃ اعراف آیت 204

عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ یہ مذکورہ آیت فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ انما جعل الامام لیوتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرا فانصتوا۔ رواہ الخمسۃ الا الترمذی وھٰذا حدیث صحیح۔[71]

ترجمہ: ارشاد نبوی اہے کہ کہ امام اس لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔

من صلّیٰ رکعۃ لم یقرا فیھا بام القرآن فلم یصلّ الا ورآء الامام۔[72]

ترجمہ: حضرت جابر فرماتے ہیں جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحۃ نہیں پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے (یعنی امام کے پیچھے بغیر فاتحہ پڑھے بھی نماز درست ہے)۔

---

[71] اٰثار السنن صفحہ 93

[72] ترمذی جلد 1 صفحہ 180 باب ماجآء فی ترک القراۃ خلف الامام۔

فائدہ

معلوم ہوا کہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کا حکم امام اور منفرد کے لئے ہے مقتدی کے لئے نہیں مقتدی کی نماز بدون فاتحہ پڑھے بھی درست ہے۔

قال رسول اللہﷺ من کان له امام فقراۃ الامام له قراۃ۔[73]

ترجمہ: نبی پاکﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرات اس مقتدی کی قرات ہے۔

عن ابن مسعود قال لیت الذی یقرا خلف الامام ملی فوہ ترابآً رواہ الطحاوی واسنادہ حسن۔[74]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ "کاش امام کے پیچھے قرات کرنے والے کے منہ میں مٹی بھری ہوئی ہو۔

ملحوظہ: مذکورہ اثر سے مقصود تہدید ہے۔

---

[73] اٰثار السنن صفحہ 94

[74] اٰثار السنن صفحہ 96

عن ابن عمر قال اذا صلیٰ احدکم خلف الامام فحسبه قراۃ الامام واذا صلیٰ وحدہ فلیقرا قال وکان عبد اللھص لا یقرا خلف الامام رواہ مالك فی الموطا واسنادہ صحیح۔[75]

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرص فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے لئے امام کی قرات کافی ہے اور جب اکیلے نماز پڑھے پھر قرات کرے، حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔

ان ابا بکر وعمرص وعثمان ؓ کانو ینھون عن القراۃ مع الامام۔[76]

ترجمہ:: حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان امام کے ساتھ قرآن پڑھنے سے منع کیا کرتے تھے۔

[75] اٰثار السنن صفحہ 95

[76] عمدۃ القاری شرح بخاری جلد3 صفحہ 67 وایضاًاعلاء السنن جلد 4 صفحہ 85 وایضا احسن الکلام 384 وایضاً مصنف عبد الرزاق جلد 2 صفحہ 139

علمائے اہل حدیث کی رائے

امام بخاری سے لے کر دور قریب کے محققین اہل حدیث علماء تک کسی کی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ دیانت دارانہ تحقیق کے بعد فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے اور وہ بے نماز ہے وغیرہ۔[77]

امام ابو حنیفہؒ سے بڑھ کر زیادہ دیانت دارانہ تحقیق کس کی ہو گی؟ فافہم {راقم}

فاتحہ نہ پڑھنے والے پر تکفیر کا فتویٰ یا اس کے بے نماز ہونے کا فتویٰ امام شافعیؒ سے لے کر مولف خیر الکلام تک کسی ذمہ دار محقق عالم نے نہیں دیا۔[78]

امام بخاری سے لے کر تمام محققین علمائے اہل حدیث میں سے کسی نے نہیں کہا کہ جو فاتحہ نہ پڑھے وہ بے نماز ہے۔[79]

---

[77] توضیح الکلام جلد 1 صفحہ 43

[78] توضیح الکلام جلد 1 صفحہ 99

[79] توضیح الکلام جلد 1 صفحہ 517

ہم امام کے پیچھے قرات کیوں نہیں کرتے

۱۔احکم الحاکمین کا حکم واذا قری القرآن ۔۔۔۔الخ وجوبی ہے۔

۲۔رسول اللہ ا نے امام کے پیچھے قرات کرنے کو منازعت اور مخالجت فرمایا۔

۳۔ خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم امام کے پیچھے قرات کرنے سے منع فرماتے تھے۔

۴۔ فقھاء صحابہ رضی اللہ عنھم نے امام کے پیچھے قرات کو پسند نہیں کیا۔

۵۔حضرات تابعین رضی اللہ عنھم امام کے پیچھے قرات پسند نہیں کرتے تھے۔

سورۃ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا

قال رسول اللہ ﷺ اذا امّن الامام فامّنوا ۔[80]

ترجمہ : نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام اٰمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔

---

[80] بخاری جلد 1 صفحہ 108

قال صلّٰی بنا رسول اللہﷺ فلما قرا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال اٰمین واخفیٰ بہا صوتہ۔[81]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جب غیرا لمغضوب علیھم ولاالضالین پڑھا تو فرمایا اٰمین اور اس میں اپنی آواز کو پوشیدہ کیا یعنی اونچی آواز سے اٰمین نہیں کہا۔

لم یکن عمر و علی یجھران ببسم اللہ الرحمان الرحیم ولا باٰمین۔[82]

ترجمہ: حضرت عمرؓ اور حضرت علی بسم اللہ الرحمان الرحیم، اور اٰمین میں جہر نہیں کرتے تھے۔

اربع یخفیھن الامام التعوّذ وبسم اللہ الرحمان الرحیم واٰمین واللھم ربنا ولك الحمد۔[83]

---

[81] اٰثار السنن صفحہ 102 وایضاً مسند احمد جلد 3 صفحہ 116

[82] تہذیب الاثار

[83] اٰثار السنن صفحہ 104 ایضاً کنز العمال، ایضاً اختلاف امت صراط مستقیم صفحہ 361 جلد 2

ترجمہ: امام کو چار چیزیں آہستہ کہنی چاہئے اعوذ باللہ، بسم اللہ، اٰمین اور ربنا ولک الحمد۔

قال النیموی لم یثبت الجھر بالتامین عن النبیﷺ ولا عن الخلفاء الاربعة رضی اللہ عنھم وما جاء فی الباب فھو لا یخلو من شیئ۔[84]

ویخفونھا۔[85]

ترجمہ: اور (اٰمین) آہستہ کہے۔

مسئلہ: اٰمین کو آہستہ آواز سے کہنا اولیٰ اور افضل ہے۔

فائدہ

۱۔ خلفاء راشدین اور جمہور صحابہ وتابعین کا عمل اٰمین بالسّر رہا ہے۔

---

[84] اٰثار السنن صفحہ 101

[85] ھدایہ جلد اول صفحہ 105

رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہنا

کان رسول اللﷺ اذا قام الی الصلوٰۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یر کع۔[86]

ترجمہ: رسول اللہﷺ جب نماز کا ارادہ فرماتے تو تکبیر کہتے جب قیام فرماتے، پھر تکبیر کہتے جب رکوع فرماتے۔

ثم یکبر و یر کع۔[87]

ترجمہ: پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے۔

رکوع میں جاتے وقت اور اُٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا

قال خرج علینا رسول اللہﷺ فقال مالی ارا کم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ۔[88]

ترجمہ: حضرت جابر ص فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ ہمارے ہاں باہر تشریف لائے تو فرمایا کیا بات ہے؟ میں تمھیں دیکھ رہا ہوں

---

[86] بخاری جلد 1 صفحہ 109

[87] ھدایہ جلد اول صفحہ 105

[88] مسلم جلد 1 صفحہ 181

کہ تم رفع یدین کررہے ہو، گویا کہ وہ ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو یعنی رفع یدین نہ کرو۔

طرزِ استدلال

اس حدیث میں "اسکنوا فی الصلوٰۃ" کے جملے نے تکبیر اوّل اور سلام کے درمیان پوری نماز میں سکون کا حکم دے کر بتا دیا کہ اس درمیان میں رفع یدین نہیں، اور "مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شُمس" کے جملے نے اس رفع کو منسوخ کیا جو پہلے تھی۔

ملحوظہ: مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "اختلاف امت اور صراط مستقیم" جلد دوم صفحہ 376

عن علقمۃ قال: قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ ﷺ فصلیٰ فلم یرفع یدیہ الا فی اوّل مرّۃ رواہ الثلاثہ وھو حدیث صحیح۔[89]

[89] آثار السنن صفحہ 109

ترجمہ: حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا میں تمھیں نبی ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ بتاوں پھر انھوں نے نماز پڑھی اور فقط شروع میں رفع یدین کیا۔

وعن ابی اسحاق قال کان اصحاب عبد اللہ واصحاب علی رضی اللہ عنہ لا یرفعون ایدیہم الا فی افتتاح الصلوٰۃ قال وکیع ثم لا یعودون رواہ ابوبکر۔[90]

ترجمہ: ابی اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ اور حضرت علی کے ساتھی صرف ابتداء نماز میں رفع یدین کرتے تھے وکیع کہتے ہیں پھر نماز میں (سلام سے پہلے) دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

ولا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ۔[91]

ترجمہ: اور رفع یدین فقط تکبیر تحریمہ کے وقت کرے۔

قال النیموی الصحابۃ رضی اللہ عنہم ومن بعدھم مختلفون فی ھذا الباب واما الخلفاء الاربعۃ رضی اللہ

---

[90] اٰثار السنن صفحہ 113

[91] ھدایہ جلد اول صفحہ 110

عنهم فلم يثبت عنهم رفع الايدى فى غير تكبيرة الاحرام والله اعلم بالصواب۔[92]

ترک رفع یدین خلفاء راشدین کا عمل

معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین ؓ (خلفاء اربعہ) سوائے تکبیر تحریمہ کے نماز میں کسی اور مقام پر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

وجوہِ ترجیح ترکِ رفع یدین

بعض احادیث میں رفع یدین کا ذکر ہے محققین نے اس کے متعدد جوابات دئے ہیں۔

۱۔ترک رفع یدین نماز کے سلسلے میں قرآن کریم کی اصولی ہدایت قوموا للہ قانتین کے عین مطابق ہے۔

۲۔عہد رسالت میں ترک رفع یدین پر عمل کی کثرت رہی اور رفع یدین پر عمل کم ہو۔

۳۔خلافت راشدہ میں ترک رفع کا تعامل رہا۔

---

[92] اثار السنن صفحہ 113

۴۔ترک رفع یدین کے راوی کا عمل ہمیشہ ترک رہا ہے.بخلافِ رفع یدین کے راوی کے۔

معلوم ہوا کہ ان کو تحقیق ہو گئ تھی تب ہی تو اپنے روایت کے خلاف کیا۔

۵۔ترک رفع یدین کے راوی زیادہ فقیہ ہیں،اور تفقّہ رواۃ بھی مستقل وجہ ترجیح ہے۔

وقد قال الاعمش :حدیث یتداول الفقھاءخیر من حدیث یتداوله الشیوخ۔[93]

٦۔ترک رفع یدین کے ناقلین حضرات اُولو الاحلام والنھیٰ ہیں بخلاف ناقلین رفع کے۔

رکوع کا طریقہ

کان رسول اللﷺ اذا رکع لم یشخص راسه ولم یصوّبه ولٰکن بین ذالك۔[94]

[93] تدریب الراوی جلد 1 صفحہ 44

[94] مشکوٰۃ صفحہ 75

ترجمہ: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ اسے نیچے رکھتے لیکن اس کے درمیان رکھتے۔

ویعتمد بیدیہ علیٰ رکبتیہ ویفرّج بین اصابعہ ویبسط ظھرہ ولا یرفع راسہ ولا ینکسہ۔ ھدایہ جلد اول صفحہ 106

ترجمہ: اور اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر ٹیکے اور اپنی انگلیوں میں کشادگی رکھے اور اپنی پیٹھ ہموار رکھے نہ سر اٹھائے اور نہ جھکائے۔

رکوع میں پہلوؤں کو علیحدہ رکھنا

ان رسول اللہ ﷺ رکع فوضع یدیہ علیٰ رکبتیہ کانّہ قابض علیھما وتّر یدیہ فنحاھما عن جنبیہ۔[95]

ترجمہ: حضرت ابو حمید فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رکوع کیا پس اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے گویا ان کو

[95] ترمذی جلد 1 صفحہ 60 سنن دارمی مترجم کتاب الصلوٰۃ صفحہ 643

پکڑے ہوئے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو تانت کی مانند بنایا پس دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا۔

مسئلہ: رکوع کی حالت میں پُشت سیدھی رکھنا ضروری ہے۔

سبحان ربّی العظیم کہنا

ان النبی ﷺ قال اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعه وذٰالك ادناہ۔ [96]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اپنے رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم کہے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ کمال کا ادنی درجہ ہے۔

ویقول سبحان ربی العظیم ثلٰثاً وذالك ادناہ۔ [97]

ترجمہ: اور سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کہے اور یہ ادنی درجہ ہے۔

---

[96] مشکوٰۃ 83 وایضاً ترمذی جلد 1 صفحہ 60

[97] ھدایہ جلد اول صفحہ 106

رکوع سے اُٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنالک الحمد کہنا

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا قام الی الصلوٰۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکوع ثم یقول وھو قائم ربنا ولک الحمد...[98]

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے تکبیر کہتے جب کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے جب رکوع کرتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جب رکوع سے اپنی پُشت اُٹھاتے پھر کھڑے ہونے کی حالت میں ربّنا لک الحمد کہتے۔

ثم یرفع راسہ ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ویقول الموتم ربنا لک الحمد۔[99]

ترجمہ: پھر اپنا سر اُٹھائے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنالک الحمد کہے۔

---

[98] بخاری جلد 1 صفحہ 109 وایضاً آثار السنن صفحہ 116

[99] ھدایہ جلد اول صفحہ 106

مقتدی صرف ربنالک الحمد کہے

عن ابی هریرصقال قال رسول اللهﷺ اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولو االلهم ربنا لك الحمد ۔[100]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لك الحمد کہو۔

ويقول الموتم ربنا لك الحمد۔[101]

ترجمہ: اور مقتدی ربنالک الحمد کہے۔

منفرد سمع اللہ لمن حمدہ ربنالک الحمد دونوں کہے

والمنفرد يجمع بينهما فی الاصح۔[102]

ترجمہ: اور منفرد صحیح روایت کے مطابق دونوں کہے۔

---

[100] بخاری جلد 1 صفحہ 109 وایضاً مشکوٰۃ صفحہ 82 وایضاً ترمذی جلد 1 صفحہ 61

[101] ھدایہ جلد اول صفحہ 106

[102] ھدایہ جلد اول صفحہ 107

سجدے میں جاتے وقت پہلے زمین پر گھٹنے پھر ہاتھ رکھنا

عن وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ ﷺ اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه۔[103]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

سجدے کا طریقہ

قال رسول اللہ ﷺ اذا سجدت فضع کفیك وارفع مرفقیك۔[104]

ترجمہ: حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور اپنی کہنیاں اُٹھا۔

---

[103] ابوداود جلد 1 صفحہ 129

[104] مسلم جلد 1 صفحہ 194

عن وائل بن حجر مرفوعاًفلما سجد سجد بين كفيه روه مسلم۔[105]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر سے مرفوع روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے سجدہ کیاتو دونوں ہتھلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

ووضع وجهه بين كفيه ويديه حذاء اذنيه ۔[106]

ترجمہ: اور چہرے کو ہتھیلیوں اور ہاتھوں کے درمیان کانوں کے برابر رکھے۔

سدل ممنوع ہے

عن ابی هريرة انه كره السدل ورفع ذالك الى النبى ﷺ ۔[107]

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے "سَدَل" کو برا سمجھا۔

---

[105] اثار السنن صفحہ 121

[106] ھدایہ جلد اول صفحہ 108

[107] سنن دارمی مترجم کتاب الصلوٰۃ صفحہ 685

سدل کیا ہے؟

سدل یہ ہے کہ آدمی اپنے سامنے کپڑے کے دونوں کناروں کو ملائے بغیر لٹکائے۔[108]

لمحہ فکریہ

عن انس بن مالك عن النبی اقال اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیه انبساط الکلب۔رواه الجماعة۔[109]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سجود میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں سے کوئی اپنی بازووں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔

---

[108] سنن دارمی مترجم کتاب الصلوٰۃ صفحہ 685

[109] اثار السنن صفحہ 121 سنن دارمی مترجم کتاب الصلوٰۃ صفحہ 651

سبحان ربی الاعلیٰ

قال رسول اللهﷺ واذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاث مرات فقد تم سجوده وذالك ادناه۔[110]

ترجمہ: نبی پاک نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے اور اپنے سجدے میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا یہ کمال کا ادنیٰ درجہ ہے۔

ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلٰثاً وذالك ادناه ویجافی بطنه عن فخذیه۔[111]

ترجمہ: اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ کہے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے، اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھے۔

---

[110] ترمذی جلد 1 صفحہ 60

[111] ھدایہ جلد اول صفحہ 109

پاوں کی انگلیاں سجدہ میں قبلہ رُخ رکھنا

ویوجه اصابع رجلیه نحو القبلة لقوله علیه السلام اذا سجد المومن سجد کل عضو منه فلیوجه من اعضائه القبلة ما استطاع۔[112]

ترجمہ: اور پاوں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب متوجہ کرے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب مومن سجدہ کرتا ہے تو اس کا ہر عضو سجدہ کرتا ہے پس چاہیئے کہ جتنا ممکن ہو اعضاء کو قبلہ کی طرف متوجہ کرے۔

رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ میں اطمینان

ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتیٰ تعتدل قائماً ثم اسجد حتیٰ تطمئن ساجداًثم ارفع حتی تطمئن جالساًثم افعل ذالك فی صلوٰتك کلّها۔[113]

---

[112] ھدایہ جلد اول صفحہ 109

[113] بخاری جلد 1 صفحہ 109 وایضاً مشکوٰۃ صفحہ 75 وایضاً ترمذی صفحہ 66

ترجمہ: پھر اطمینان سے رکوع کیجئے پھر سر اُٹھا دیجئے یہاں تک کہ سیدھے برابر کھڑے ہوں پھر اطمینان سے سجدہ کیجئے پھر سر اُٹھایئے یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی تمام نماز میں ایسا کیجئے۔

عورت کے سجدہ کا طریقہ

واذا سجدت الصقت بطنها بفخذيها كاستر ما يكون لها ۔[114]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے عورت کے نماز کے متعلق فرمایا" عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں سے ایسے طور پر چپکالے کہ اس کے لئے زیادہ پردہ کا موجب ہو۔

عن علی قال واذا سجدت المراۃ فلتحتفز ولتضم فخذيها ۔[115]

[114] کنز العمال جلد 4 صفحہ 117 وایضاً اعلاء السنن جلد 3 صفحہ 31

[115] اعلاء السنن باب طریق السجود جلد 3 صفحہ 30

ترجمہ: حضرت علی سے روایت ہے کہ عورت جب سجدہ کرے پس چاہیئے کہ سرین،زانو کے بل بیٹھے اور چاہیئے کہ اپنی رانوں کو ملائے۔

والمراۃتنخفض فی سجودھا وتلزق بطنھا بفخذیھا ۔[116]

ترجمہ: اور عورت سجدے میں جھکی رہے اور اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکائے رکھے۔

ملحوظہ: عورت کے لیے تستُر بہر حال شریعت مقدسہ میں مطلوب ہے،اسی وجہ سے فقہائے احناف نے عورت کو نماز میں وہی ہیئت اختیار کرنے کا حکم دیا جس میں تستر زیادہ ہو،نیز عورت کے لئے نماز میں وہ ہیئت مسنون ہے جو زیادہ ساتر اور پردے والا ہو۔

مسئلہ

عورتیں تمام بدن کو بڑے کپڑے سے پوشیدہ کرلیں تاکہ جسم کا رنگ اور بال وغیرہ نظر نہ آئیں اگر جسم کا رنگ یا بال ظاہر ہوں تو نماز درست نہ ہو گی۔

---

[116] ھدایہ جلد اول صفحہ 110

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

ویثنی رجلہ الیسریٰ ویقعد علیھا ۔[117]

ترجمہ: نبی پاک اپنا بایاں پاوں موڑتے اور اس پر بیٹھتے۔

کان رسول اللہ ﷺ یفرش رجلہ الیسریٰ وینصب رجلہ الیمنیٰ۔[118]

ترجمہ: نبی پاک ﷺ اپنا بایاں پاوں بچھاتے اور اپنا دایاں پاوں کھڑا رکھتے۔

دوسرے سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ۔رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی۔[119]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں "اور نبی پاک ﷺ جب سجدہ سے اٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

[117] اثار السنن صفحہ 122 وایضاً ابوداود جلد 1 صفحہ 115

[118] اثار السنن صفحہ 122 مسلم جلد 1 صفحہ 195 مشکوٰۃ صفحہ 75

[119] مشکوٰۃ صفحہ 84

دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا نہیں

ادرکت غیر واحد من اصحاب النبی ﷺ کان اذا رفع راسہ من السجدۃ فی اوّل رکعۃ والثالثۃ قام کما ھو ولم یجلس۔[120]

ترجمہ: حضرت نعمانؒ فرماتے ہیں "میں نے بہت سے صحابہ کرام کو پایا کہ جب وہ پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو اسی حالت میں کھڑے ہو جاتے اور بیٹھتے نہیں تھے۔

وعن وھب بن کیسان قال رایت ابن الزبیر اذا سجد السجدۃ الثانیۃ قام کما ھو علیٰ صدور قدمیہ رواہ ا ابن ابی شیبۃ واسنادہ صحیح۔[121]

ترجمہ: وہب بن کیسان کہتے ہیں میں نے ابن زبیر کو دیکھا کہ جب انھوں نے دوسرا سجدہ کیا تو کھڑے ہوئے علیٰ صدور قدمیہ (یعنی جلسہ استراحت نہیں کیا)۔

---

[120] اٰثار السنن صفحہ 124 وایضاً مصنف ابن ابی شیبہ
[121] اٰثار السنن صفحہ 124

فاذا اطمانّ ساجداً كبّر واستوىٰ قائماً علىٰ صدور قدميه ولا يقعد۔[122]

ترجمہ: جب اطمینان سے سجدہ کرے تو تکبیر کہتے ہوئے اپنے پنجوں کے بل سیدھا کھڑا ہو اور بیٹھے نہ۔

جلسہ استراحت

پہلی اور تیسری رکعت میں اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر بیٹھنے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں۔

ابو ایوب السختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بوڑھے عمر ابن سلمہ کے بغیر کسی کو جلسہ استراحت کرتے نہیں دیکھا۔[123]

فائدہ

بعض احادیث میں جلسہ استراحت کا ذکر ہے لیکن یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ استراحت کرنا چونکہ کبر سنی

---

[122] ھدایہ جلد اول صفحہ 110

[123] بخاری جلد 1 صفحہ 113

اور ضعف کی وجہ سے تھا اس لیے جس آدمی کو حاجت نہ ہو وہ جلسہ استراحت نہ کرے۔

دوسری رکعت کا طریقہ

ثم یصنع فی الاخریٰ مثل ذالك۔[124]

ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرے۔

ویفعل فی الرکعۃ فی الرکعۃ الثانیہ مثل ما فعل فی الرکعۃ الاولیٰ۔[125]

ترجمہ: اور دوسری رکعت میں ایسا ہی کرے جیسا کہ پہلے رکعت میں کیا تھا۔

---

[124] ابوداود جلد 1 صفحہ 115 وایضاً مشکوٰۃ صفحہ 76

[125] ھدایہ جلد اول صفحہ 110

دوسری رکعت میں ثناء اور تعوّذ نہیں

کان رسول اللہ ﷺ اذا نھض من الرکعۃ الثانیۃ استفتح القراۃ بالحمد للہ رب العٰلمین ولم یسکت۔[126]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔۔۔۔۔۔"رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت کے لئے اٹھتے تو الحمد للہ رب العالمین سے قرات شروع فرما دیتے تھے اور خاموشی اختیار نہیں فرماتے تھے" (یعنی ثناء وغیرہ کے لئے)

لا یستفتح ولا یتعوذ لانھما لا یشرعا الا مرۃ واحدۃ۔[127]

ترجمہ: ثناء اور تعوذ نہ پڑھے کیونکہ یہ دونوں ایک ہی مرتبہ (نماز میں) مشروع ہیں۔

دوسری رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا

کان النبی ﷺ ایقرا فی الظھر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین۔[128]

---

[126] مشکوٰۃ صفحہ 78 وایضاً مسلم جلد 1 صفحہ 219 وایضاً آثار لسنن صفحہ 124

[127] ھدایہ جلد اول صفحہ 110

[128] مشکوٰۃ صفحہ 79 وایضاً بخاری جلد 1 صفحہ 107

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھتے تھے۔

قعدہ کا طریقہ

وکان یقول فی کل رکعتین التحیّۃ وکان یفرش رجله الیسریٰ وینصب رِجله الیمنیٰ۔ [129]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے تھے اور اپنا بایاں پاوں بچھاتے اور دایاں پاوں کھڑا رکھتے۔

افترش رجله الیسریٰ فجلس علیھا ونصب الیمنیٰ نصباً۔ [130]

ترجمہ: بایاں پاوں بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں بالکل کھڑا رکھے۔

---

[129] مسلم جلد 1 صفحہ 194

[130] ھدایہ جلد اول صفحہ 113

قعدہ میں دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھنے کا طریقہ

وضع کفه الیمنیٰ علیٰ فخذہ الیمنیٰ ووضع کفه الیسریٰ علیٰ فخذہ الیسریٰ۔[131]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر فرماتے ہیں "نبی پاک ﷺ اپنی دائیں ہتھیلی دائیں ران پر اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے تھے۔

ووضع یدیه علیٰ فخذیه ۔[132]

ترجمہ: اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔

تشہد

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جس طرح اہتمام سے قرآن مجید کی سورت تعلیم دیتے تھے اسی اہتمام سے مجھے تشہد کی تعلیم دی۔

فاذا صلّیٰ احدکم فلیقل التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاته

---

[131] مسلم جلد1 صفحہ 216 وایضاً مشکوٰۃ صفحہ 84

[132] ھدایہ جلد اول صفحہ 113

السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین۔اشھدان لا الٰہ الا اللہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ۔[133]

ترجمہ:کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں قعدہ کرے تو کہے التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین ۔اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

والتشھد التحیات للہ والصلوٰت۔۔الیٰ اٰخرہ۔[134]

ترجمہ:اور تشہد التحیات للہ والصلوٰت والطیبات الیٰ اٰخرہ ہے۔

قعدہ اولیٰ میں فقط تشہد پڑھنا

علّمنی رسول اللہ ﷺ التشھد فی اوّل الصلوٰۃ واٰخرھا۔۔۔۔۔ ثم ان کان فی وسط الصلوٰۃ نھض حین

---

[133] بخاری جلد 1 صفحہ 115

[134] ھدایہ جلد اول صفحہ 113

یفرغ من تشهدہ وان کان فی اٰخرھا دعا بعد تشهدہ بما شاءاللہ ان یدعوا ثم یسلم۔[135]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد کی تعلیم دی۔ نماز کے اول (درمیان) میں اور اس کے آخر میں بھی۔۔۔۔۔۔ پھر اگر نماز کے درمیان میں ہوتے تو تشہد سے فارغ ہوتے ہی اُٹھ کھڑے ہوتے اور اگر اس کے آخر میں ہوتے تو تشہد کے بعد جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتے آپ دعا کرتے پھر سلام پھیرتے۔

ولا یزید علیٰ ھذا (التشھد۔عنایه) فی القعدۃ الاولیٰ۔[136]

ترجمہ: اور قعدہ اولیٰ میں اس تشہد پر اضافہ نہ کرے یعنی فقط تشہد پڑھے۔

[135] مسند امام احمد جلد 1 صفحہ 459 وایضاً مسائل نماز صفحہ 56 جمعیت علماء ہند

[136] ھدایہ جلد اول صفحہ 113

قعدہ میں انگشتِ شہادت سے اشارہ کرنے کا طریقہ

وقبض ثنتين وحلق حلقة واشار بالسبابة۔[137]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں "اور رسول اللہ ﷺ نے دونوں انگلیوں کو بند کیا اور حلقہ بنایا اور سبابہ سے اشارہ کیا۔

اشارہ کے سوا انگلی کو کوئی اور حرکت نہ دینا

كان النبی ﷺ يشير باصبعه اذا دعا ولا يحركها۔[138]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں "کہ نبی پاک ﷺ جب دعا کرتے (تشہد پڑھتے) اپنی انگلی سے اشارہ کرتے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔

مسئلہ: انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کرنا سنت ہے۔

ملحوظہ: جن احادیث میں حرکت منقول ہے اس سے مراد بھی حرکتِ اشارہ ہے۔

---

[137] ابوداود جلد 1 صفحہ 145

[138] ابوداود جلد 1 صفحہ 150

قعدہ آخیرہ میں درود شریف پڑھنا

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درود شریف کے ان الفاظ کی تعلیم دی۔

اللھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انك حمید مجید،اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ اٰل ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انك حمید مجید۔ [139]

ترجمہ :اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور آپکی آل پر رحمت نازل فرما جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے آل پر رحمت نازل فرمائی ، بیشک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگ ہیں ،اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی آل پر.برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراھیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر.برکت نازل فرمائی بے شک آپ حمد کے لائق اور بزرگ ہیں۔

وصلیٰ علی النبی ا۔ [140]

---

[139] بخاری جلد 1 صفحہ 477 وایضاًآثار السنن صفحہ 127

[140] ھدایہ جلد اول صفحہ 114

ترجمہ: اور پیغمبر اپر درود بھیجے۔

درود شریف کے بعد دعا

قال قلتُ یارسول اللہ علّمنی دعاءً ادعوا بہ فی صلوٰۃ قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الّا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم۔[141]

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمایئے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں، نبی پاک ﷺ نے فرمایا، یوں کہو اللھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الّا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم۔

ودعا بما یشبہ الفاظ القراٰن والادعیۃ الماثورۃ۔[142]

ترجمہ: اور دعاء ایسے الفاظ کے ساتھ کرے جو الفاظ قرآن اور ماثورہ دعاوں کے مشابہ ہوں۔

---

[141] بخاری جلد 1 صفحہ 115

[142] ھدایہ جلد اول صفحہ 115

ملحوظہ: احادیث میں مختلف دعائیں منقول ہیں سب صحیح ہیں۔

سلام پھیرنا

ان رسول اللہ ﷺ کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ یرایٰ بیاض خدہ الایمن وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ یریٰ بیاض خدہ الایسر۔[143]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی دیکھی جاتی اور اپنی بائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی دیکھی جاتی۔

مسئلہ

امام سلام کے وقت ان مقتدیوں کی نیت کرے جو دائیں بائیں ہیں ،اور کراماًکاتبین اور ملائکہ حفظہ وغیرہ کی اور مقتدی ہر طرف

---

[143] ابوداود جلد 1 صفحہ 151 وایضاً مشکوٰۃ صفحہ 88 اوایضاً آثار السنن 128

نمازیوں اور ملائکہ اور جس طرف امام ہو تو اس کی نیت کرے اور منفرد کراماًکاتبین اور ملائکہ حفظہ وغیرہ کی نیت کرے۔

ثم یسلم عن یمینه فیقول السلام علیکم ورحمة الله وعن یسارہ مثل ذٰالك۔[144]

ترجمہ: پھر دائیں طرف سلام پھیرے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور بائیں طرف بھی اسی طرح۔

نماز کے بعد مقتدیوں کی جانب متوجہ ہو کر بیٹھنا

کان النبی اذا صلیٰ صلوٰۃ اقبل علینا بوجھه۔[145]

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں نبی ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو اپنے رُخ انور کے ساتھ ہم پر متوجہ ہوتے۔

---

[144] ھدایہ جلد اول صفحہ 116

[145] بخاری جلد 1 صفحہ 117 باب ما یستقبل الامام الناس اذا سلم

دعاء کے لئے ہاتھ اُٹھانا اور چہرے پر پھیرنا

كان رسول الله ﷺ اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه۔[146]

ترجمہ: حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب دعاء میں اپنے ہاتھ اُٹھاتے تو ان کو اپنے چہرے پر پھیرنے سے قبل نیچے نہ رکھتے۔

نماز وتر

وتر طاق کو کہتے ہیں، شرعی اصطلاح میں عشاء کے وقت میں فرائض اور سنتوں کے بعد پڑھی جانے والی نماز کو وتر کہا جاتا ہے۔ نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے، یونہی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا واجب ہے، پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو، نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے اور تیسری رکعت میں قرات سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں (مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ نیچے لیے

---

[146] مشکوۃ صفحہ 195

جائے بغیر اٹھا کر کانوں کی لو تک لگائے جائیں۔) پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت آہستہ پڑھے، اس میں امام مقتدی اور منفرد سب کا حکم یکساں ہے اور دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے۔

نماز وتر کا حکم

نماز وتر واجب ہے۔

الوتر واجب۔[147]

ترجمہ: وتر واجب ہیں۔

دعائے قنوت کے الفاظ

اللھم انا نستعینك ونستغفرك ونومن بك ونتوكل علیك ونثنی علیك الخیر و نشكرك ولا نكفرك ونخلع ونترك من یفجرك اللھم ایاك نعبد ولك نصلی

---

[147] ھدایہ جلد اول صفحہ 147

ونسجدواليك نسعیٰ ونحفِدو نرجو رحمتك ونخشیٰ عذابك ان عذابك بالكفار ملحق.[148]

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اورالگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے

اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

فائدہ

یادرہے کہ محدث ابن ابی شیبہ المتوفی 235ھ امام بخاری اور امام مسلم رحمھما اللہ کے شیخ واُستاد ہیں۔

---

[148] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ جلد صفحہ 315/314/301 مصنف عبدالرزاق جلد 3 صفحہ 110/تا114

اور محدث عبد الرزاق المتوفی 211ھ حضرت امام احمد بن حنبل کے شیخ اور استاد ہیں۔

دعائے قنوت (وتر میں) رکوع سے پہلے

ان ابن مسعود واصحاب النبیا کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع۔[149]

ترجمہ: حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنھم وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

کان ابن مسعود لا یقنت فی شیءمن الصلوٰۃ الا الوتر فانه کان یقنت قبل الرکعة رواہ الطحاوی والطبرانی واسنادہ صحیح[150].

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سوائے وتر کے کسی بھی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

---

149 اثار السنن صفحہ 169 وایضاً مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 302

150 اثار السنن صفحہ 168

وعن ابی بن کعب ان رسول اللہﷺ کا یوتر فیقنت قبل الرکوع رواہ ابن ماجه والسائی و اسنادہ صحیح ۔[151]

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تو دعائے قنوت قبل الرکوع پڑھتے تھے۔

ویقنت فی الثالثة قبل الرکوع ۔[152]

ترجمہ: اور تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھے۔

تاکید وتر

سمعت رسول اللہﷺ یقول الوتر حقّ فمن لم یوتر فلیس منّا، الوتر حقّ فمن لم یوتر فلیس منّا، الوتر حقّ فمن لم یوتر فلیس منّا ۔[153]

ترجمہ: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، نماز وتر حق ہے جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم

---

[151] آثار السنن صفحہ 168

[152] هدایہ جلد اول صفحہ 149

[153] مشکوٰۃ صفحہ 113 وایضاً آثار السنن صفحہ 156

میں سے نہیں ہے، نماز وتر حق ہے جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم
میں سے نہیں ہے، نماز وتر حق ہے جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم
میں سے نہیں ہے۔

وتر تین رکعات

عن عائشۃرضی اللہ عنہا ان رسول اللہا کان یوتر بثلاث یقرا فی الرکعۃ الاولیٰ بسبح اسم ربك الاعلیٰ وفی الثانیۃ قل یا ایہا الکافرون وفی الثالثہ قل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس [154].

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہافرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

[154] رواہ الدار قطنی والطحاوی وصححہ۔اثار السنن صفحہ 164

وعن المسور بن مخرمة قال دفنا ابابکر لیلاً فقال عمر انی لم اوتر فقام وصففنا وراءہ فصلیٰ بنا ثلٰث رکعات لم یسلم الا فی اُخرھن اخرجه الطحاوی واسنادہ صحیح۔[155]

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابو بکر کو رات کو دفنایا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے وتر نہیں پڑھے پس وہ کھڑے ہوئے اور ہم نے بھی ان کے پیچھے صف بنائے تو انھوں نے ہمیں تین رکعات وتر پڑھائے اور صرف آخر میں ہی سلام پھیرا۔

رات کے وتر مغرب کی نماز کی طرح

وعن عبد اللہ بن مسعود قال الوتر ثلاث کوتر النھار صلوٰۃ المغرب رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح۔[156]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ وتر تین ہیں جیسا کے دن کے وتر صلوٰۃ مغرب ہے۔

---

[155] اٰثار السنن صفحہ 164

[156] اٰثار السنن صفحہ 165

نماز وتر تین رکعات ایک سلام کے ساتھ

وعن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ ﷺ یوتر بثلاث یقرا فی الاولیٰ بسبح اسم ربك الاعلیٰ وفی الرکعة الثانیة بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثة بقل ھو اللہ احد ولا یسلّم الا فی اٰخرھن۔[157]

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے، اور صرف آخری رکعت میں سلام پھیرتے تھے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ بتاتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ وتروں کی پہلی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے"

یہ حدیث شیخین کی شرطوں پر صحیح ہے لیکن انھوں نے اسے نہیں لیا ہے۔[158]

---

[157] نسائی مترجم جلد 1 صفحہ 541

[158] المستدرك علی الصحیحین مترجم صفحہ 263 حدیث نمبر 167

اس جیسی اور حدیثیں بھی موجود ہیں:

ان میں سے ایک یہ ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ بتاتی ہیں کہ "رسول اکرم ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے جن میں سے آخری میں سلام پھیرتے"[159]

عن علی کان رسول اللہ ﷺ یوتر بثلاث۔[160]

ترجمہ: حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

رایناأناساًمنذُادرکنا یوترون بثلاث۔[161]

ترجمہ: حضرت ابو بکر کے پوتے قاسم بن محمد بن ابو بکر فرماتے ہیں کہ جب سے ہم بالغ ہوئے اور ہوش سنبھالا ہم لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ تین وتر پڑھتے ہیں۔

حضرت علی کے شاگرد خاص حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

---

[159] المستدرک علی الصحیحین مترجم صفحہ 263 حدیث نمبر 168

[160] ترمذی جلد 1 صفحہ 216 باب ماجآء فی الوتر بثلاث

[161] بخاری جلد 1 صفحہ 135

"اجمع المسلمون علیٰ ان الوتر ثلٰث لا یسلم الا فی اٰخرھن۔[162]

الوتر ثلٰث لا یفصل بینھن بسلامٍ۔[163]

ترجمہ: وتر تین رکعت ہیں، سلام کے ساتھ درمیان میں فصل نہ کرے۔

فائدہ

بعض احادیث میں رکوع کے بعد قنوت کا ذکر آیا ہے تو اس کا محمل قنوت نازلہ ہے جو کسی اہم حادثہ اور مصیبت کے وقت رکوع کے بعد پڑھی جاتی ہے جیسا کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے واضح ہے۔

انما قنت رسول اللہ بعد الرکوع شہراً انه کان بعث اُناساً یقال لھم القرّآء سبعون رجلاً فاصیبوا فقنت

162 مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 294 وایضاً نصب الرایہ جلد 1 صفحہ 122

163 ھدایہ جلد اول صفحہ 148

رسول اللہ بعد الرکوع شھراً یدعوا علیھم۔ [164]

ترجمہ: حضور نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ نے ستّر قاری اور عالم تبلیغ کے لئے بھیجے تھے جو شہید کر دئے تو حضور نے کفار پر بد دعا کے لئے ایک مہینہ تک قنوت (نازلہ) پڑھی۔

سَہو

سہو بھول جانے کو کہتے ہیں۔

سجدہ سہو

جب کبھی نماز میں بھولے سے ایسی کمی یا زیادتی ہو جائے جس سے نماز فاسد تو نہیں ہوتی لیکن ایسا نقصان آ جاتا ہے جس کی تلافی نماز میں ہی ہو سکتی ہے اس نقصان کی تلافی کے لئے شریعت مطہرہ نے جو طریقہ مقرر کیا ہے اسے سجدہ سہو کہتے ہیں۔

---

[164] مشکوٰۃ صفحہ 113 وایضاً صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 136 باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ وایضاً مسلم جلد 1 صفحہ 337

سجدہ سہو کا طریقہ

آخری قعدے میں عبدہ ورسولہ تک التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر دیں پھر دو سجدے کرکے دوبارہ التحیات پڑھیں اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیر دیں۔[165]

سجدہ سہو کے اصول

درجہ ذیل وجوہات کی بناء پر سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

۱۔ نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھولے سے رہ جائے۔

۲۔ کسی واجب کو اس کے مقام سے موخر کر دے۔

۳۔ کسی واجب کو مکرر ادا کرے۔

۴۔ کسی واجب کو ایک رکن کے مقدار موخر کرے۔

۵۔ کسی واجب کو متغیر کر دے، جیسے سری نماز میں جہر اور جہری نماز میں اخفاء کرے۔

۶۔ فرائض میں سے کسی فرض کو اپنے محل سے مقدم یا موخر کرے یا بھولے سے مکرر ادا کرے۔

---

[165] آپکے مسائل اور ان کا حل جلد 2 صفحہ 363

ملحوظہ: نماز کے فرائض و واجبات علماء سے پوچھ کر یاد کر لینی چاہیئے۔

سجدہ سہو سلام کے بعد

وعن عبد اللہ بن جعفر ان النبیﷺ قال من شك فی صلوٰتہ فلیسجد سجدتین بعد ما سلم[166].

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ نبیﷺ نے فرمایا کہ جس کو نماز میں شک ہو جائے پس وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

عن انس انہ قال فی الرجل یھم فی صلوٰۃٍ لا یدری ازاد ام نقص قال یسجد سجدتین بعد ما یسلم رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح۔[167]

ترجمہ: حضرت انس نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کو نماز میں وہم ہو جائے کہ کم پڑھی ہیں یا زیادہ فرمایا کہ وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

---

[166] رواہ احمد والنساء والبھیقی۔اثار السنن صفحہ 207/206

[167] اثار السنن صفحہ 207/206

عن علقمة ان ابن مسعود سجد سجدتی السھو بعد السلام وذکر ان النبی افعل ذالك رواہ ابن ماجه وآخرون واسنادہ صحیح۔[168]

ترجمہ: حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے سلام کے بعد دو سجدے کئے اور بتایا کہ نبی انے یوں کیا تھا۔

وعن ضمرۃ بن سعید انه صلیٰ وراءانس ابن مالك فاوھم فسجد سجدتین بعد السلام رواہ الطحاوی واسنادہ حسن۔[169]

ترجمہ: حضرت ضمرہ بن سعید کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ وہم میں پڑھے پس انھوں نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

وعن عمر بن دینار عن عبد اللہ بن عباس قال سجدتا السھو بعد السلام رواہ الطحاوی واسنادہ حسن۔[170]

---

[168] اثار السنن صفحہ 207/206

[169] اثار السنن صفحہ 206/207

[170] اثار السنن صفحہ 207/206

ترجمہ: عمر بن دینار کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ سھو کہ دونوں سجدے سلام کے بعد ہیں۔

یسجد للسھو ۔۔۔سجدتین بعد السلام ثم یتشھد ثم یسلم۔[171]

ترجمہ: سہو کے لئے سلام کے بعد دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

سہو کے دو سجدے

واذا شك احدکم فی صلوٰته فلیتحر الصواب فلیتم علیه ثم یسلّم ثم یسجد سجدتین رواہ البخاری۔[172]

ترجمہ: اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک پڑ جائے تو وہ تحری کرے اور اسی کے مطابق نماز مکمل کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔

---

[171] ھدایہ جلد اول صفحہ 164

[172] اثار السنن صفحہ 207/206

لطیفہ

ایک مرتبہ امام محمد رحمہ اللہ نے امام کسائی رحمہ اللہ سے کہا (یہ امام محمد رحمہ اللہ کے خالہ زاد بھائی تھے اور علم نحو کے زبر دست امام تھے اور اسی فن کی خدمت میں لگے رہتے تھے) کہ علم فقہ اس قدر اہم علم ہے اور آپ اس کا مشغلہ نہیں رکھتے۔

حضرت امام کسائی رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ جو شخص علم نحو کو مضبوط کرے گا تو وہ اس کو تمام علوم کی طرف رہنمائی کرے گا ۔حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اچھا میں تم سے فقہ کا ایک مسئلہ پوچھتا ہوں تم اپنے نحو کے زور سے بتاو حضرت امام کسائی نے فرمایا: پوچھئے، حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے پوچھا۔

کہ اگر کسی کو سجدہ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا اور سجدہ کی حالت میں تھوڑی دیر تک سوچتا رہا تو اس کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں؟امام کسائی نے جواب دیا کہ اس شخص پر سجدہ سہو واجب نہیں گا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے پوچھا کہ آپ نے نحو کے کس قاعدے سے یہ مسئلہ نکالا؟

حضرت امام کسائی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے اس قاعدے سے نکالا کہ اس مصغّر کی دوبارہ تصغیر نہیں لائی جاتی حضرت امام محمد رحمہ اللہ امام کسائی رحمہ اللہ کی اس ذہانت سے دنگ رہ گئے۔[173]

[173] مبسوط جلد 1 صفحہ 224

چہل حدیث

1 : انما الاعمال بالنیات۔[174]

اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے۔

2: حُبُّ الدُّنیا اصلُ کُلِّ خَطِیئَۃٍ۔[175]

دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

3: الدّینُ نَصِیحَۃ"۔[176]

دین خیر خواہی (کا نام) ہے۔

4: زِنا العَینَینِ النَظَرُ۔[177]

دونوں آنکھوں کا زنا (نامحرم کی طرف) نظر کرنا ہے۔

5: مَن غَشَّ فلیسَ مِنّا۔[178]

جس نے ملاوٹ (دھوکہ بازی) کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

---

174 صحیح بخاری جزئ اصفحہ ۲

175 شعب الایمان باب الزھد وقصر الامل جز۱۳ صفحہ ۴۷

176 شعب الایمان باب، فصل فی فضل الامام العادل جز۹ صفحہ ۶۹۴

177 صحیح مسلم باب قدر علیٰ ابن اٰدم حظہ من الزنا جز۱۳ صفحہ ۴۲۱

178 سنن بقہی الکبریٰ باب ماجاء فی التدلیس جز۵ صفحہ ۰۲۳

6:اَلنَّدَمُ تَوبَۃ"۔[179]

(گناہوں پر) شرمندہ ہونا توبہ ہے۔

7:الرّاشی والمرتشی کِلاھما فی النّار۔[180]

رشوت لینے والا اور دینے والا دوزخ میں ہوں گے۔

8:الخَالۃ بمنزلۃ الاُمّ ِ۔[181]

خالہ ماں کے قائم مقام ہے۔

9:الدال علی الخیر کفاعلہ۔[182]

نیکی کی ترغیب دینے والا نیکی کرنے والے جیسا ہے۔

10:اِجتنبوا کلَّ مُسکرٍ۔[183]

ہر نشہ والی چیز سے پرہیز کرو۔

---

179 المستدرک علی الصحیحین کتاب التوبۃ والانابۃ جز ۴ صفحہ ۱۷۲

180 المعجم الکبیر للطبرانی جز ۲۰ صفحہ ۴۸

181 مسند احمد بن حنبل جز ا صفحہ ۵۱۱

182 المعجم الکبیر للطبرانی جزیٔ ۲۱ صفحہ ۳۸۱

183 سنن نسائی جزیٔ ۴ صفحہ ۹۸

11:لا تتمنوا الموت۔[184]

(مصیبتوں سے تنگ آ کر) موت کی تمنامت کرو۔

12:إبداءبمن تعول۔[185]

خیرات ان لوگوں سے شروع کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔

13:اَلفخذُعورۃ"۔[186]

ران ستر (چھپانے کی جگہ) ہے۔

14:عذابُ القبر حق"۔[187]

قبر کا عذاب برحق ہے۔

15:لِلجَارِ حَقّ"۔[188]

پڑوسی کا حق ہے۔

---

184 سنن ابن ماجہ کتاب الزھد جزیٔ ۵ صفحہ ۵۶۲

185 صحیح ابن خزیمہ جزیٔ ۴ صفحہ ۷۹

186 المستدرک علی الصحیحین جزیٔ ۳ صفحہ ۸۳۷

187 سنن کبریٰ للنسائی جزیٔ ۲ صفحہ ۳۸

188 مسند بزاز جزیٔ ۴ صفحہ ۱۰۱

16:مَن لا یَرحَمُ لا یُرحَمُ۔[189]

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

17:اَعلنوا النکاح۔[190]

نکاح کا اعلان کیا کرو۔

18:اَلمومِنُ مراۃ المومنِ۔[191]

مومن مومن کا آئینہ ہے۔

19:لا وَصِیَّۃَ لِوارثٍ۔[192]

وارث کے لئے وصیت (کرنی جائز) نہیں ہے۔

20:نعم الجھادُ الحجُّ۔[193]

حج کرنا بہترین جہاد ہے۔

---

189 صحیح مسلم جزئ ۴ صفحہ ۱۸۰۸

190 سنن ابن ماجہ کتاب النکاح جزئ ۳ صفحہ ۹۰

191 سنن ابی داود جزء ۴ صفحہ ۴۳۲

192 سنن ترمذی باب لا وصیۃ لوارث جزئ ۴ صفحہ ۴۳۴

193 صحیح بخاری جزئ ۴ صفحہ ۳۹

21:فی الحجمِ شفاء''۔[194]

پچھنے لگوانے میں تندرستی ہے۔

22:تہادوا تحابّوا۔[195]

)آپس میں) ہدیہ کالین دین کیا کرو محبت والے ہو جاوگے۔

23:الصبحةُ تمنعُ الرزقَ۔[196]

صبح کے وقت سوتے رہنا روزی کو روکتا ہے۔

24:تُحفة المومن الموتُ۔[197]

مومن کا تحفہ موت ہے۔

25:اِذا اساتَ فَاَحسن۔[198]

جب تم کوئی برائی کرو تو فوراًنیکی کر لیا کرو۔

---

[194] مصنف ابن ابی شیبۃ جزئ ۷ صفحہ ۱۴۴

[195] الموطاء باب ماجاء فی المھاجرۃ جزء ۲ صفحہ ۸۰۹

[196] شعب الایمان فصل فی النوم الذی ھو نعمۃ جزئ ۶ صفحہ ۱۰۴

[197] المستدرک علی الصحیحین کتاب الرقاق جزئ ۴ صفحہ ۵۵۳

[198] مسند احمد ابن حنبل جزئ ۵ صفحہ ۱۸۱

26:الطیرۃشرك"۔ [199]

بد فالی شرک (کی باتوں میں سے) ہے۔

27:الصومُ جنّۃ"۔ [200]

روزہ (عذابِ الٰہی سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے۔

28:الزّنا یورثُ الفقرَ۔ [201]

زنا کرنا فقیری لاناہے۔

29:الحیآءُ منَ الایمانِ۔ [202]

حیا بھی ایمان (کی علامتوں میں سے) ہے۔

30:اِسمح یُسمَحُ لكَ۔ [203]

رعایت کیا کرو تمھارے ساتھ رعایت کی جائے گی۔

---

199 سنن ابن ماجہ کتاب الطب جزئ۴ صفحہ ۰۶۵

200 سنن ابن ماجہ کتاب الفتن جزئ۵ صفحہ ٦١١

201 شعب الایمان باب تحریم الفروج ومایجب جزئ۷ صفحہ ٦٩٢

202 صحیح بخاری جزئ۱ صفحہ ٢١

203 مسند احمد ابن حنبل جزء۱ صفحہ ٨٤٢

31:اَلعینُ حقّ"۔[204]

نظر کا لگ جانا برحق ہے۔

32:اذا غضبَ اَحَدُ کُم فَلیسکُت۔[205]

جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو چاہیے کہ خاموش ہو جائے۔

33:شرّ البلدانِ اسواقھا ۔[206]

بستیوں کے بدترین مقامات ان کے بازار ہیں۔

34:زِن وارجع۔[207]

تولو جھکتا ہوا تولو۔

35:اَکرِمُوا الخُبز۔[208]

روٹی کی عزت کیا کرو۔

---

[204] صحیح مسلم باب الطب والمرض جزء ۷ صفحہ ۳۱

[205] مسند احمد ابن حنبل جزء ا صفحہ ۹۳۲

[206] تنقیح القول الحثیث جزئ ا صفحہ ۹۵

[207] حاشیۃ السندی علیٰ ابن ماجہ جزئ ۶ صفحہ ۹۹۴

[208] المستدرک جزء ۴ صفحہ ۲۲۱

36:أفشوا السلام بينكمَ۔[209]

آپس میں سلام کو پھیلاو

37:اسفروا بألفجر۔[210]

فجر کی نماز اسفار (روشنی) میں پڑھو۔

38:اذا صليتم فاقيموا صفوفكم۔[211]

جب نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو۔

39:لقنوا موتاكم لا اله الا الله۔[212]

مرنے والوں کو لا اله الا اللہ کی تلقین کرو۔

40:انّما الاعمال بالخواتيم۔[213]

اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

---

[209] سن ابی داود جزئ ۴ صفحہ ٦١۵

[210] سنن نسائی باب الاسفار جزئ ا صفحہ ۲۷۲

[211] صحیح مسلم جزئ ۲ صفحہ ۴۱

[212] ترمذی جزئ ۳ صفحہ ٦٠۳

[213] مسند احمد ابن حنبل جزئ ۵ صفحہ ۵۳۳

رسول اللہ انے ارشاد فرمایا جو شخص چالیس احادیث کو حفظ کرے یا لوگوں تک پہنچادے قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کروں گااور اس کے ایماندار ہونے کی شہادت دوں گااور اسکا حشر علماء اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔[214]

گزارش

اس کتاب سے استفادہ کرنے کے بعد حفاظت سے رکھیئے اگر ضرورت سے زائد ہو تو کسی اور کو دے دیں لیکن براہ کرم اس کو ضائع نہ فرمائیں۔

شکریہ

[214] الحدیث لامع الدراری شرح بخاری ۴ 153

مصادر و مراجع

❖ تفسیر عثمانی، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مکتبہ انوار احمد شہید لاہور
❖ صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، طبع ثانی 1381ھ
❖ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری، قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، طبع ثانی 1375ھ
❖ سنن ابی داود، امام ابو داود سلیمان الاشعث السجستانی، مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ لاہور
❖ سنن نسائی مترجم۔ترجمہ مولانا دوست محمد شاکر
❖ موطا امام مالک
❖ جامع ترمذی، امام العلام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور،
❖ مسند الامام الاعظم، الحافظ محمد عابد السندی الانصاری، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
❖ نفحات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح، شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی نمبر 4 کراچی

❖ الدر المنضور علیٰ سنن ابی داود، مولانا محمد عاقل صاحب صدر المدرسین مظاہر علوم، مکتبہ الشیخ
❖ بہادر آباد کراچی
❖ المستدرک علی الصحیحین مترجم ، محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری، مترجم شاہ محمد چشتی ،ادارہ پیغام القرآن، 2009
❖ مشکوٰۃ المصابیح، الجزء الاول، مکتبہ رحمانیہ، علی اعجاز پرنٹرز
❖ اثار السنن، محمد بن علی النیموی، مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
❖ سنن ابن ماجہ مترجم (عربی اردو) عبد الحکیم خان اختر شاہجہاں پوری 15 مئی 1982
❖ فرض نماز کے بعد دعاء متعلقات ومسائل، مولانا عبد الحمید نعمانی شائع کردہ جمعیت علماء ہند
❖ مرد اور عورت نماز میں فرق، مولانا عبد الغفور سیالکوٹی، ادارہ دعوت اسلام، طبع اول، 1422ھ
❖ رفع یدین، سید فخر الدین احمدؒ، جمعیت علماء ہند، نئی دہلی
❖ مستند نماز حنفی، مولانا امداد اللہ انور، دار المعارف ملتان

❖ نماز مدلل، مولانا فیض احمد ملتانی، مکتبہ حقانیہ ملتان ٹی بی ہسپتال روڈ پاکستان
❖ مسائل نماز، مولانا حبیب الرحمان اعظمی، جمعیت علماء ہند نئی دہلی، مئی 2001ء
❖ نماز مسنون کلاں، صوفی عبد الحمید سواتی،
❖ سجدہ سہو کے مسائل، مولانا حبیب الرحمان خیر آبادی، مکتبہ امدادایہ، جون 2000ء
❖ رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز، مفتی منیر احمد اخون، اخون پبلیکیشنز کراچی، اپریل 2009ء
❖ سجود السھومشروعیتہ ومواضعہ واسبابہ فی ضوءالکتاب والسنۃ، سعید بن علی بن وھف القحطانی 1413ھ طبع سوم
❖ نماز کی بعض اہم کوتاہیاں، مفتی عبد الروف سکھروی نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی، دارالاشاعت اردو بازار کراچی
❖ خواتین کا طریقہ نماز، مفتی عبد الروف سکھروی نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی، دارالاشاعت اردو بازار کراچی

❖ اشرف التوضیح ،مولانا نذیر ااحمد جامعہ امدادیہ فیصل آباد،مکتبۃ العارفی، طبع ثالث،جمادی الاولیٰ 1415ھ
❖ آٹھ مسائل،مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب،جامعہ خلفاء راشدین گریکس کراچی
❖ توضیح الکلام، مولانا ارشاد الحق اثری،ادارۃ العلوم الاثریہ، طبع ثانی،جون 2005
❖ ھدایہ،مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
❖ المکتبۃالشاملۃ